

احمدادیہ کرٹ

کینڈا

فروری 2024ء

”قویں اس سے برکت پائیں گی“ (پیشگوئی مصلح موعود)



ہوشیار پور میں وہ کمرہ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 1886ء میں چلہ کاتا

آپ کا دیا ہوا طریقہ ایک جماعتی خزانہ ہے

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :
”جو باتیں پیشگوئی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی تھیں یا کہنا
چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتائی تھیں وہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد مصلح موعودؒ میں
پوری ہوتیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے جو علم اور عرفان عطا فرمایا تھا اس کا کوئی بڑے سے
بڑا عام بھی مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ آپ کا دیا ہوا طریقہ ایک جماعتی خزانہ ہے۔ آپ کے
خطابات، خطبات، مضامین اکثر شائع ہو چکے ہیں کچھ ہو رہے ہیں۔ انہیں ہمیں پڑھنا
چاہیے... اللہ تعالیٰ ہمیں اس علم و عرفان سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 17 فروری 2023ء مطبوعہ روزنامہ افضل انٹرنیشنل لندن، 5 مارچ 2023ء)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ
مَا يُنَزَّلُ مِنْهُ أَحْمَدٌ كَيْنِي دَا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلہ

فروري 2024ء: رجب، شعبان 1445ھجري قمري: تبلیغ 1403ھجري شمسی: جلد 53: شماره 2

فهرست مضافات

2	قرآن مجید اور حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
3	ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام : پیغمبر مصلح موعود
4	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ کے خلاصہ جات
11	حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علمی کارنامے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
	کے ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ 17 فروری 2023ء سے چند اقتباسات
2	حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منظوم کلام
13	مال و دولت کے حصول اور ذہنی سخت کا آپس میں تعلق از مکرم ملک لال خال صاحب امیر جماعت احمد یہ کینیڈا
9	وہ ”زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا“ از مکرم پروفیسر عبد اسیح خان صاحب
25	اسلامی جنگوں کی ضرورت اور آداب از مکرم سید فیصل احمد شہباز صاحب مرتبی سلسلہ
27	ترقی یا ذہنی دباؤ از مکرم عاطف و قاص صاحب
3	میری پیاری بھائی شمسی کا مختصر ذکرِ خیر از محترمہ و سیم اختر صاحبہ
4	بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات
	تصاویر : بشیر ناصر، اسد سعید اور بعض دیگر احباب

نگران

ملک لال خان

امیر جماعت احمدیہ کینڈا

مدیر اعلیٰ

مولانا بادی علی حیوہ دری

مدیران

هدایت اللہ ہادی

معاون مدیران

شیق اللہ، مذیب احمد، محمد موسیٰ
اور حافظ مجتبی الرحمن احمد

نماینده خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

تزمین وزیلکش اور سرورق

۱۰

مشہد

قرآن مجید

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ۝ إِلَّا مَنِ اتَّصَىٰ مِنْ رَسُولٍ فَإِنَّهُ
يَشْكُرُ مِنْ بَيْنِ يَدِيهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا ۝ لَيَعْلَمَ أَنَّ قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ
رَبِّهِمْ وَأَحَاطُوا بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصَى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۝ (سورة الحج 72:29-27)

وہ غیب کا جانے والا ہے پس وہ کسی کو اپنے غیب پر غلبہ عطا نہیں کرتا۔ بجز اپنے برگزیدہ رسول کے۔ پس یقیناً وہ اس کے آگے اور اُس کے پچھے حفاظت کرتے ہوئے چلتا ہے۔ تاکہ وہ معلوم کر لے کہ وہ اپنے رب کے پیغامات خوب وضاحت کے ساتھ پہنچا چکے ہیں۔ اور وہ اُس کا احاطہ کرنے ہوئے ہے جو ان کے پاس ہے اور اُس نے ہر چیز کا گنتی کے لحاظ سے شمار کر رکھا ہے۔

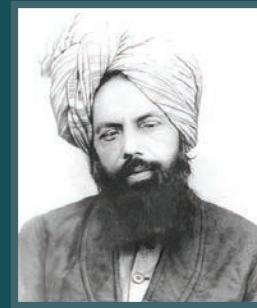
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَتَرَوَّجُ وَيُؤَلِّدُ
وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَأَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يَمْوُتُ فَيُدْفَنُ مَعِيَ فِي قَبْرِي فَأَقْوُمُ
أَنَا وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فِي قَبْرٍ وَاجِدٌ بَيْنَ أَبْيَ بَكْرٍ وَعُمَرَ (مشکوٰۃ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا سچ جب نزول فرمادیوں گے تو شادی کریں گے، ان کی (بشارتوں کی حامل) اولاد ہوگی، (دعویٰ ماموریت کے بعد) 45 سال کے قریب رہیں گے پھر فوت ہوں گے اور میرے ساتھ میری قبر میں دفن ہوں گے۔ پس میں اور سچ ابو بکر اور عمر کے درمیان ایک قبر سے اٹھیں گے (یعنی روحا نیت اور مقصد بعثت کے لحاظ سے ہم چاروں کا وجود متحدد الصفات اور ایک ہو گا)۔ (مشکوٰۃ حوالہ حدیقتہ الصالحین صفحہ 902-901، مطبوعہ 2015ء)

حدیث النبی

پیش گوئی مصلح موعود

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام



سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 20 رفروری 1886ء کو ایک اشتہار شائع کیا اور اس میں "مصلح موعود" کے بارہ میں ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"پہلی پیشگوئی بالہام اللہ تعالیٰ و اعلامہ عزّ و جلّ خداۓ رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر یک چیز پر قادر ہے (جَلَّ شَانُهُ وَعَزَّ شَمْهُ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضریعات کو سنا اور تیری دعاوں کو اپنی رحمت سے بچا۔ پیارے قوبیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتنہ اور نظر کی کمیڈ تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھے پر سلام۔ خدا نے یہ کہتا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجھ سے نجات پادیں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آؤیں اور تادینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تاختن اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام خوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تالوگ بمحیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تادینِ عقین لاکیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تانہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد صطفیٰ کو انکار اور تنذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تھم سے تیری ہی ذریت و نسل ہو گا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عَمَّوَانِیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوه اور عظمت اور دولت ہو گا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے میسیٰ نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو پیاریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا (اس کے معنے سمجھ نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے مسح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سماںیہ اس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَ كَانَ آمِّا مَفْضِيًّا۔"

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اول، صفحہ 124-125، ایڈیشن 2019ء)



سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایڈہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد فرمودہ خطبات جمعہ نومبر 2023ء کے خلاصہ جات

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 3 نومبر 2023ء

تحریکِ جدید کے نو اسیوں (89) سال کے دوران پیش کی جانے والی مالی قربانیوں کا تذکرہ اور توئے ویس (90) سال کے آغاز کا اعلان جماعت ہائے احمدیہ عالم گیر کو دورانِ سال 17.20 ملین پاؤند مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی یہ وصولی گذشتہ سال کے مقابلے میں 49 لاکھ 17 ہزار پاؤند زیادہ ہے مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے مخلص احمدیوں کی مالی قربانیوں کے ایمان افروز و اتعات کا بیان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”تم حقیقی نیکی کو جو نجات تک پہنچاتی ہے ہرگز پا نہیں سکتے بجز اس کے کتم خدا تعالیٰ کی راہ میں وہ مال اور وہ چیزیں خرچ کرو جو تمہاری پیاری ہیں۔“

فرمایا:

”مال کے ساتھ محبت نہیں چاہیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَنْ تَأْلُوا إِلَيْرَ حَتَّىٰ تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ...“ بے کار اور نکمی چیزوں کے خرچ سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔۔۔ کیا صاحبہ کرام مفت میں اس درجہ تک پہنچ گئے جو ان کو حاصل ہوا۔ دنیاوی خطابوں کے حاصل کرنے کے لیے کس قدر راخرا جات اور تکمیلیں برداشت کرنی پڑتی ہیں تب کہیں جا کر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہو سکتی، ملتا ہے۔ پھر خیال کرو کہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ کا خطاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولیٰ کریم کی رضامندی کا نشان ہے، کیا یونہی آسانی سے مل گیا؟“

فرمایا:

سیدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایڈہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 3 نومبر 2023ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ آل عمران کی آیت 93 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد حضور انور ایڈہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

لَنْ تَأْلُوا إِلَيْرَ حَتَّىٰ تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ يُهِ عَلِيمٌ (سورۃ آل عمران: 93)

ترجمہ: تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم اُن چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو۔ اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمادیا کہ نیکی کے اعلیٰ معیار اُس وقت ہی حاصل ہوتے ہیں جب تم خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وہ خرچ کرو جس سے تم محبت کرتے ہو۔

اور ان کی مالی حیثیت کے مطابق ہمارا خیال تھا کہ اگر دوسرا نک بھی دے دیں تو بڑی بات ہے۔ وہ اُٹھے اور گھر گئے اور نہ صرف خود چندے کی رقم لے کر آئے بلکہ ساتھ اپنے بیٹے کو بھی لے کر آئے کہ تم بھی چندہ ادا کرو۔ اور اپنی حیثیت سے کہیں بڑھ کر چندہ ادا کیا۔

تحریک جدید کا تاریخی پس منظر

کچھ واقعات بیان کرنے کے بعد حضور انور نے تحریک جدید کی ابتداء کا تاریخی پس منظر بھی بتایا کہ اس وقت احرار نے یمن عرب لگایا تھا کہ ہم احمدیت کو مٹا دیں گے اور قادیان کا نام و نشان مٹا دیں گے۔ ان حالات میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت کو ایک پروگرام دے کر تحریک کی جس میں مالی قربانی کی طرف بھی توجہ دلائی۔ یہ 1934ء کی بات ہے۔ نومبر میں آپ نے اس پر کچھ خطبات دئے کہ کیوں میں یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں۔

تحریک جدید دفتر ششم کا اعلان

آج حضور انور نے تحریک جدید کے دفتر ششم کے آغاز کا بھی اعلان فرمایا اور بتایا کہ ہر 19 سال بعد ایک نئے دفتر کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اب نئے شامل ہونے والے اس دفتر میں شامل ہوں گے۔

اس سال جماعت کو 17.20 میلین پاؤ نڈز کی قربانی کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔ جرمی جماعت سرفہرست ہے۔ پھر برطانیہ، پھر کینیڈا ہے جواب تیرے نمبر پر آگئے ہیں، امریکہ چوتھے نمبر پر چلا گیا ہے۔ پانچویں نمبر پر مشرق وسطیٰ کی جماعت ہے۔

فلسطین کے لئے دعا کی تحریک

فلسطینیوں کو دعاوں میں یاد رکھیں ہمیشہ، انہیں نہ بھولیں۔ عورتیں اور بچے جس ظلم کی بھی میں پس رہے ہیں اللہ تعالیٰ جلد ان کی رہائی کے سامنے۔ آمین!

”بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا مندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہو سکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خدا ٹھگا نہیں جاستا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الہی کے حصول کے لیے تکلیف کی پرواہ کریں کیونکہ ابdi خوشی اور داعی آرام کی روشنی اُس عارضی تکلیف کے بعد مون کو ملتی ہے۔“

یہ دہال خرچ کرنے کا دراک ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ہر احمدی پر احسان ہے جس نے اس بات کو سمجھا اور اس نے اپنا مال دین کے راستہ میں خرچ کرنے کے لئے پیش کیا اور جماعت میں ہزاروں مثالیں ایسی ہیں جو اپنی ضروریات کو پس پشت ڈال کر دینی ضروریات کے لئے اپنی قربانیاں پیش کرتے ہیں۔

نومبر کے پہلے خطبہ میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ہوتا ہے۔ اس حوالہ سے بعض واقعات پیش فرمائے۔

ایک لمبی فہرست ہے ان خواتین کی جنہوں نے اپنے زیور پیش کئے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب تحریک جدید کا اعلان فرمایا تھا اور اس وقت جو مطالبات رکھے تھے ان میں سے ایک عورتوں کی قربانی کے تعلق میں یہ بھی تھا کہ زیور نہ بنائیں یا کم بنائیں اور قربانی کریں۔ حضور انور نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہو کہ زیور کی قربانی دینا جو بنایا ہوا سے بڑی قربانی ہے کہ زیور نہ بنایا جائے۔ جو سامنے چیز ہے اس کو دینا بہت مشکل کام ہے۔ پس احمدی عورتوں نے اُس وقت بھی قربانی دی اور آج بھی قربانی دے رہی ہیں۔ ان مغربی ممالک میں بھی ایسی خواتین ہیں جو اپنے زیور دیتی ہیں۔ بلکہ تمام زیور چندے میں دے دیتی ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ابdi اور داعی خوشی حاصل کرنا چاہتی ہیں جو قربانی کے بغیر نہیں ملتی۔

آوری کو سٹ کے مبلغ لکھتے ہیں کہ تحریک جدید کے چندے کی وصولی کے سلسلہ میں ایک گاؤں میں تحریک کی۔ ایک عمر بزرگ جو نہایت غریب تھے

”تم حقیقی نیکی کو جو نجات تک پہنچاتی ہے ہرگز پانہیں سکتے بجز اس کے کہم خدا تعالیٰ کی راہ میں وہ مال اور وہ چیزیں خرچ کرو جو تمہاری پیاری ہیں۔“ (فتح اسلام۔ روحانی خراائن، جلد 3، صفحہ 38)

سنہ دو اور تین ہجری کے بعض واقعات کا تذکرہ نیز فلسطین کے مظلومین کے لیے دعا کی مکر تحریک حضرت عثمان بن مظعونؑ کی وفات کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت صدمہ ہوا اور روایت کے مطابق آپ نے انہیں بوسہ دیا

سے کون بچائے گا جس پر اس نے گواہی دے کر اسلام قبول کر لیا۔

غزوہ بدر کے وقت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آنحضرت ﷺ نے اپنی بیٹی حضرت رقیہ رضی تعالیٰ عنہا کے پاس چھوڑا تھا جن کی وفات کے بعد آنحضرت ﷺ نے آپ سے اپنی صاحبزادی ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی کروادی۔ 9 ہجری میں بیاری کے بعد ان کی وفات ہوئی۔ ایک روایت کے مطابق آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر میری کوئی تیسری بیٹی ہوتی تو میں اسے بھی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیاہ دیتا۔

بنو سلیم کے لوگ بحران کے علاقہ میں اکٹھے ہو گئے تھے۔ ان سے مقابلہ کرنے کی غرض سے آنحضرت ﷺ نکلے لیکن وہ آپ کی آمد کی خبر پا کر منتشر ہو گئے تھے۔ ایک طرف مکہ کے دشمن تھے اور دوسری طرف یہ حشی قبائل عرب جو ہر وقت آپ پر حملہ کرنے کو تیار بیٹھے تھے۔ مدینہ کے اندر بھی منافقین اور غدار تھے جن کی عداوت کی گہرائی اور وسعت انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔ صحابہ راتوں کو ہتھیار لگا کر سوتے اور دن کو بھی چونکا رہتے کہ کہیں سے کوئی حملہ نہ ہو جائے۔

مکہ کے لوگوں نے شام کا مشہور تجارتی راستہ چھوڑ کر عراق کا راستہ اختیار کیا۔ صفووان بن امیہ نے تجارتی قافلہ کی تیاری کی۔ ابوسفیان اور دوسرے بھی کئی سردار ان قریش قافلہ کے ساتھ ہوئے۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرداری میں حضور ﷺ نے ایک لشکر اس قافلہ کی طرف بھیجا۔ کفار منتشر ہو گئے۔ مسلمانوں نے کچھ لوگوں کو پکڑ لیا اور مال کو اپنے قبضہ میں لے لیا جس میں سے آپ نے خمس نکال کر باقی لشکر کے لوگوں میں بانٹ دیا۔

فلسطین کے مظلوموں کے لئے دعا کی تحریک

فلسطین کے مظلوموں کے لئے دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا اب بعض حکمران اور یہودیوں نے بھی اس کے خلاف آواز اٹھانی شروع کر دی ہے۔ بڑے حکمرانوں کے اپنے مفادات ہیں لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ اگلا جہاں بھی ہے، وہاں پکڑ ہو سکتی ہے، بہرحال ہمیں دعاؤں پر زور دینا چاہیے۔

سیدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخ 10 نومبر 2023ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ملکوئرڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسیط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کے بعد حضور اور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حوالہ سے بدر کے فوری بعد کا میں ذکر کر رہا تھا۔ اس حوالے سے دو ہجری کے واقعات میں ایک جنت البقع کے قیام کا ذکر ہے۔ اس وقت مدینہ میں ہر قبیلہ کے اپنے قبرستان تھے، ان میں سے لبیق الغرقۃ سب سے پرانا اور مشہور قبرستان تھا، اسے رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کے قبرستان کے طور پر چنا۔ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سب سے پہلے وہاں تدفین ہوئی، اور پھر جب بھی کوئی مسلمان فوت ہوتا تو ان کے پاس اس کی تدفین کی جاتی، اس قبرستان کو جنت البقع بھی کہا جاتا ہے۔ عبدالحمید قادری صاحب نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ عرب عموماً اپنے قبرستانوں کو جنت کہہ کر پکارتے ہیں، اسے مقابر البقع بھی کہتے ہیں۔

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تارک دنیا ہو کر عبادت میں اپنی زندگی صرف کرنے کی اجازت مانگی لیکن آنحضرت ﷺ نے اس سے منع کیا اور فرمایا کہ تم پر تمہارے اہل کا بھی حق ہے اور تمہارے نفس کا بھی حق ہے جو خدا نے مقرر کیا ہے۔ اس طرح افراد سے بچنے کی تعلیم دی۔

غزوہ بنوغطفان اور پھر بنو بتعلبة کا ذکر کیا، بنی کریم ﷺ نے ذی امر نامی چشمہ پر پہنچ کر پڑاؤ ڈالا وہاں تیز بارش ہوئی۔ آنحضرت ﷺ نے ایک درخت پر اپنے کپڑے سوکھنے کے لئے ڈالے اور آرام کے لئے اسی کے نیچے لیٹ گئے، سیمیں آپ کو شہید کرنے کی ناپاک کوشش کی گئی، مشرک جو پہاڑوں کی چوٹیوں میں چھپے ہوئے تھے، ان کے سردار دسوں نے آپ پر تلوار سونت کر پوچھا کہ آپ کو مجھ سے کون بچائے گا۔ آپ نے فرمایا کہ میرا اللہ، جس پر اس کی تلوار گر گئی آپ نے وہ تلوار اٹھا کر اس پر سونت کر پوچھا کہ اب تمہیں مجھ

کے سیدھے راستے کو اختیار کرنا ہوگا، تیرا جس طرح تمہارے مستقبل کی خاطر تمہارے والدین نے تمہاری حفاظت کی ہے اسی طرح آج کے حالات کے مطابق تم نے آنے والی نسل کی تربیت کرنی ہے۔ پھر آپؐ نے ان کے نکاح کا اعلان کیا۔

دوسرًا جنازہ چوہدری رشید احمد صاحب کا ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے ان کے بیٹے رفیق طاہر احمد صاحب لاس ایجنل میں خدمات بجالارہے ہیں۔ 74 کے واقعات میں ان کے گھر کو لوٹ کر آگ لگادی گئی، خلافت سے خاص تعلق تھا، ایماندار آدمی تھے۔ مالی قربانی میں پیش پیش تھے۔ زرع یونیورسٹی فیصل آباد کے رجسٹرار تھے اور یونیورسٹی کے پھوٹ سے بھی خاص شفقت کا نعلق تھا۔

اللہ تعالیٰ مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور لوحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

محترمہ منصورہ باسمہ صاحبہ جو مکرم حمید الرحمن صاحب کی اہلیہ تھیں، یہ نواب عبد اللہ خان صاحب اور صاحبزادی امتحہ الحفیظ بیگم صاحبہ کی پوتی تھیں، حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت بوزینب بیگم صاحبہ کی نواسی تھیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ 14 سال کی عمر میں وصیت کی، اپنے سے بڑھ کر دوسروں کا خاص خیال رکھتیں، انتہائی شکر گزار تھیں۔

حضرت خلیفہ امتحث الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کے خطبہ نکاح میں فرمایا کہ نکاح کے ساتھ میاں بیوی پر ایسی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جو اس سے قبل نہ تھیں۔ ایک تو بہمی ذمہ داریاں ہیں جو ایک دوسرے پر ہیں اور دوسری اولاد کی ذمہ داریاں ہیں جو دونوں نے مل کر نجھانی ہیں، اگر یہ دونوں اپنے حقوق ادا کریں تو آج بھی ہم بہت ساری فوائد سے نفع سکتے ہیں۔ پھر جن آیات کی تلاوت کی جاتی ہیں ان کے مطابق خدا کا حقیقی تقویٰ اختیار کئے بنا تر ربویت کی ذمہ داریاں ادا نہیں کر سکتے، اس نازک رشتہ کی حفاظت کے لئے بنا کسی بھی

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 17 نومبر 2023ء

سنہ تین ہجری کے بعض واقعات کا تذکرہ نیز فلسطین کے مظلومین کے لیے دعا کی مکر تحریک

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی اپنے وقت پر پوری ہوئی کہ خدا حضرت حسنؓ کے ذریعہ مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرائے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ فرات بن حیان جو کہ کفار کو نجد کے راستے سے عراق لیکر جا رہا تھا، حضرت زید بن حارثہؓ کے لشکر نے جب کفار پر حملہ کیا تو اکثر کفار منتشر ہو گئے لیکن چند کفار پکڑے گئے جن میں فرات بن حیان بھی تھا جو جو کہ دوسری مرتبہ گرفتار ہوا تھا۔ جب مدینہ لا یا گیا تو اس نے حضرت ابو بکرؓ سے بات کرتے ہوئے بولا کہ اب اگر میں آزاد ہو گیا تو پھر محمدؐ کے ہاتھ نہ آؤں گل اس پر حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ پھر تو تم مسلمان ہو جاؤ اس کے علاوہ کوئی طریق نہیں، جس پر وہ آپ ﷺ کی طرف چل پڑا۔ آپ ﷺ نے اس کے ایمان کو اللہ پر چھوڑ دیا اور اس کو آزاد کر دیا۔

پھر کعب بن اشرف کے قتل کا ذکر کیا۔ وہ مدینہ کے یہود میں شامل تھا جنہوں نے آنحضرت ﷺ سے عہد کیا ہوا تھا، لیکن اس نے عہد کو توڑ دیا۔

سیدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفہ امتحث الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17 نومبر 2023ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ملکفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گزشتہ خطبے کے آخر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے ضمن میں جو تاریخ بیان ہو رہی تھی اس میں فرات بن حیان کے قبول اسلام کا ذکر ہوا تھا اس کی مزید تفصیل یہ ہے کہ وہ گرفتار ہو کر قیدیوں میں تھا۔ غزوہ بدر کے روز بھی وہ زخمی ہوا تھا لیکن کسی طرح قید سے بھاگ نکلا تھا۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان سے نکاح کا پوچھا لیکن دونوں نے مال دیا۔ کچھ عرصہ بعد آنحضرت ﷺ نے اپنی بیٹی حضرت ام کلثوم کی شادی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کروادی اور پھر آپ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت حصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنی شادی کا پیغام بھیجا اور ان سے شادی کی۔

پھر اسی دوران حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت کا واقعہ پیش آیا۔ ان کی ولادت نصف رمضان 3 ہجری میں ہوئی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا نام حرب رکھا تھا لیکن آنحضرت ﷺ نے اسے بدل کر حسن رکھا۔ ولادت کے ساتوں دن ان کا عاقیقہ کیا ان کا سرمنڈ وایا اور حکم دیا کہ ان کے بالوں کے وزن کے برابر صدقہ دیا جائے۔ ام فضل جو آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی تھیں، نے انہیں دودھ پلایا۔

حضرت بر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے شانوں پر سوار کئے ہوئے تھے اور فرماتے جاتے تھے اے اللہ میں اس کو دوست رکھتا ہوں تو بھی اسے دوست رکھ۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اپنی شکل و صورت میں آنحضرت ﷺ سے ملتے تھے۔ آپ نے انہیں سید قرار دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اچھا کیا کہ مسلمانوں کو خانہ جنتی اور خون خرابے سے بچانے کے لئے امن کو پسند کیا اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پسند نہ کیا کہ فاسق کے ہاتھ پر بیعت کریں کیونکہ اس سے دین میں خرابی ہوتی ہے دونوں نے ٹھیک کیا۔

فلسطین کے لئے دعا کی تحریک

فلسطین کے مغلق دعا جاری رکھنے کا حکم دیتے ہوئے حضور انور نے جنگی حالات کا ذکر کیا۔ کاش کہ مسلمانوں کو سمجھ آجائے اور وہ ایک ہو جائیں۔ مسلمان حکومتوں میں بعض آوازیں اٹھی ہیں لیکن بہت کمزور۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں جرأت اور حکمت پیدا فرمائے۔ اگر یہ جنگ مزید پھیلی تو یوایں کا بھی خاتمه ہو سکتا ہے۔ لگتا ہے اب دنیا اپنی تباہی کو قریب تر لے کر آ رہی ہے اور اس تباہی کے بعد جو لوگ بچیں گے انہیں اللہ تعالیٰ عقل دے اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ پیدا کریں اور اس کی طرف لوٹ کر آئیں۔ بہر حال ہمیں اس حوالہ سے بہت دعا کرنی چاہیے اللہ تعالیٰ دنیا پر رحم فرمائے۔ آمین!

آپ نے کہا کہ کون کعب بن اشرف سے نپڑے گا۔ محمد بن مسلمہ نے آنحضرت ﷺ کی بات کے جواب میں کہا کہ کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں اسے قتل کر دوں؟ پھر وہ کعب بن اشرف کو قتل کرنے کے لئے نکل گئے اور بہانہ بناؤ کر اس سے باہر ملنے کا سلامان کیا اور محمد بن نائل جو کہ کعب کے رضائی بھائی تھے ان کے اور دو اور آدمیوں کے ساتھ مل کر گئے اور طریقہ سے اس کے قریب ہو کر اسے قتل کر دیا۔ کعب بن اشرف کے قتل کا واقعہ صحیح بخاری اور قمر الانبیاء حضرت مرزابشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت خاتم النبیین میں تفصیل سے درج ہے۔

کعب کے اندر بغرض اور عداوت کی آگ بھڑک رہی تھی۔ بدر سے پہلے وہ مسلمانوں کے جوش کو ایک عارضی چیز سمجھتا تھا لیکن بدر میں مسلمانوں کی غیر متوقع فتح کے بعد وہ مخالفت میں مزید بڑھ گیا۔ مکہ جا کر اپنی چرب زبان اور شعروں کے ذریعہ کفار کے دلوں میں مسلمانوں کے خلاف آگ بھڑکائی اور رکعبہ کے پاس لے جا کر مسلمانوں کے خلاف ان سے قسمیں لیں اور پھر باقی قبائل کو بھی بھڑکانے لگا۔ پھر مدینہ واپس آ کر مسلمانوں کے خلاف شعر کہنے لگا جس میں مسلمان عورتوں کے متعلق غلط باتیں کرتا اور ملک میں انتشار پھیلاتا۔ پھر آپ کے خلاف سازش کر کے آپ کو قتل کرنے کی کوشش کی۔ جب نوبت اس حد تک پہنچ گئی تو آپ نے اسے واجب القتل قرار دیا۔ مدینہ میں فساد سے بچنے کے لئے کعب کو خاموشی سے قتل کرنے کی تاکید فرمائی۔

اگلے روز یہودیوں کا لشکر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کعب کے قتل کی بات کرنے لگا جس پر آپ نے انہیں کعب کے قتل کے اسباب بیان کر کے کہا کہ کیا وہ قتل کا مستحق نہیں تھا؟ انہوں نے اسے تسلیم کیا اور پھر مسلمانوں سے ایک نیا امن کا عہد کیا اور تاریخ گواہ ہے کہ یہود نے اس کے بعد کبھی کعب کے قتل کا ذکر نہ کیا۔ اس کا قتل حاکم وقت سے غداری، مکہ کے لوگوں کو آپ کے خلاف بھڑکانا اور پھر آپ کے قتل کی سازش کرنے کے باعث تھا۔ پھر ملکی فساد سے بچنے کے لئے خفیہ قتل کے علاوہ کوئی اور راستہ نہ تھا۔

پھر حضرت حصہ بنت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی کا ذکر کیا۔ حضرت حصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر جنگ بدر میں شامل ہوئے۔ واپس آ کر وہ بیمار ہو گئے اور وفات پا گئے۔ حضرت حصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر اس وقت بیس سال تھی۔ کچھ عرصہ کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی شادی کی فکر ہوئی انہوں نے باری باری حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض اور زمانہ کو مصالح کی ضرورت
اصل حقیقت یہ ہے کہ کسی شخص کے دعویٰ نبوت پر سب سے پہلے زمانے کی ضرورت دیکھی جاتی ہے
آج بھی جماعت احمدیہ کی ترقی اور لوگوں کا لاکھوں میں شامل ہونا، قربانیوں میں بڑھنا آپ کی سچائی کا ثبوت ہے۔

عیسائیوں میں جامیں، کس قدر دہریہ اور طبیعیہ ہو گئے اور کس قدر شرک اور
بدعت نے توحید اور سنت کی جگہ لے لی، اور کس قدر اسلام کے رد کے لئے
کتابیں لکھی گئیں اور دنیا میں شائع کی گئیں، تو تم اب سوچ کر کہ کیا یہ ضرور
نہ تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اس صدی پر کوئی ایسا شخص ہیجا جاتا ہو بیروفی
حملوں کا مقابلہ کرتا اگر ضرور تھا تو تم دانستہ اللہی نعمت کو رد مت کرو اور اس شخص
سے مخفف مت ہو جاؤ جس کا آنا اس صدی پر اس صدی کے مناسب حال
ضروری تھا اور جس کی ابتداء سے نبی کریم ﷺ نے خبر دی تھی۔

پھر آپ سچائی کے پر کھنے کے معیار کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
کہ کسی شخص کو سچا مانے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ اس کی کھلی کھلی خبر کسی
آسمانی کتاب میں موجود بھی ہے اگر یہ شرط ضروری ہے تو کسی نبی کی بھی نبوت
ثابت نہیں ہوگی۔ اصل حقیقت یہ ہے کسی شخص کے دعویٰ نبوت پر سب سے
پہلے زمانہ کی ضرورت دیکھی جاتی ہے پھر یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ وہ نبیوں کے
مقرر کردہ وقت پر آیا ہے کہ نہیں، پھر یہ بھی سوچا جاتا ہے کہ خدا نے اس کی
تائید کی ہے یا نہیں، پھر یہ بھی دیکھنا ہوتا ہے کہ دشمن نے جو اعتراض اٹھائے
ہیں ان اعتراضات کا پورا پورا جواب دیا گیا ہے کہ نہیں، جب یہ تمام باتیں پوری
ہو جائیں تو مان لیا جائے گا کہ وہ انسان سچا ہے ورنہ نہیں۔ اب صاف ظاہر ہے
کہ زمانہ اپنی زبانِ حال سے فریاد کر رہا ہے کہ اس وقت اسلامی تفرقہ کے دور
کرنے کے لئے اور بیرونی حملوں سے اسلام کو بچانے کے لئے اور دنیا میں
گم گشته روحانیت کو دوبارہ قائم کرنے کے لئے بلاشبہ ایک آسمانی مصالح کی
ضرورت ہے جو دوبارہ یقین بخش کر ایمان کی جڑوں کو پانی دیوے اور اس
طرح پر بدی اور گناہ سے چھڑوا کر نیکی اور راستی کی طرف رجوع دیوے سو
عین ضرورت کے وقت میں میرا آنا ایسا ظاہر ہے کہ میں خیال نہیں کر سکتا کہ بجز
سخت متعصب کے کوئی اس سے انکار کر سکتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ
24 نومبر 2023ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلکوڑہ، یوکے میں خطبہ جمعہ
ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسیط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔
تشہد، تعلوٰ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ
تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج کے خطبہ جمعہ میں حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ
الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تحریرات اور ارشادات میں بے شمار دفعہ اپنے آنے
کی غرض اور اس زمانہ میں کسی مصالح کے آنے کی ضرورت کا بیان فرمایا ہے اور یہ
ثابت فرمایا ہے کہ آپ کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنا عین وقت کی ضرورت
ہے اور اللہ تعالیٰ کی سُنّت اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق ہے۔
چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

اتمام جدت کے لئے میں یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اس زمانہ کو
تاریک پا کر اور دنیا کو غفلت اور کفر اور شر ک میں غرق دیکھ کر ایمان اور صدق
اور تقویٰ اور راست بازی کو راہی ہوتے ہوئے ہوئے مشاہدہ کر کے مجھے بھیجا ہے
کہ تاؤہ دوبارہ دنیا میں علمی اور عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچائی کو قائم کرے اور
تا اسلام کو ان لوگوں کے جملہ سے بچائے جو فسفیت اور نیچریت اور عباد اور
شرک اور دھریت کے لباس میں اس اللہ باب کو کچھ نقصان پہنچانا چاہتے ہیں
سوائے حق کے طالبو سوچ کر دیکھو کہ کیا یہ وقت وہی وقت نہیں ہے جس میں
اسلام کے لئے آسمانی مدد کی ضرورت تھی کیا ابھی تک تم پر یہ ثابت نہیں ہوا کہ
گزشتہ صدی میں جو تیر ہوئیں صدی تھی کیا کیا صدماں اسلام پر پہنچائے گئے
اور ضلالت کے پھیلنے سے کیا کیا ناقابلی برداشت زخم ہمیں اٹھانے پڑے
کیا ابھی تک تم نے معلوم نہیں کیا کہ کن کن آفات نے اسلام کو گھیرا ہوا ہے،
کیا اس وقت تم کو یہ خبر نہیں ملی کہ کس قدر لوگ اسلام سے نکل گئے کس قدر

حالات کا ذکر کیا۔ بڑی طاقتیں ہمدردی کی باتیں تو کرتی ہیں لیکن انصاف نہیں کرتیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایک آواز بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ پر غائب

خطبے کے آخری حصے میں حضور اور نے درج ذیل مرحومین کا ذکر خیر کیا اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

مکرم عبد السلام عارف صاحب مرتب سلسلہ، مکرم محمد قاسم خاں صاحب، سابق نائب ناظر بیت المال خرچ، کینڈا، مکرم عبدالکریم قدسی صاحب امریکہ (معروف شاعر جماعت احمدیہ)، میاں رفیق احمد گوندل صاحب، مکرمہ نیسمہ لیق صاحبہ الہمیہ مکرم لیق احمد صاحب شہید ماذل ٹاؤن لاہور حال امریکہ۔ حضور اور نے تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جبیل عطا فرمانے کے لیے دعا کی۔

(بشكريه شعبہ تربیت جماعت احمدیہ کینڈا)

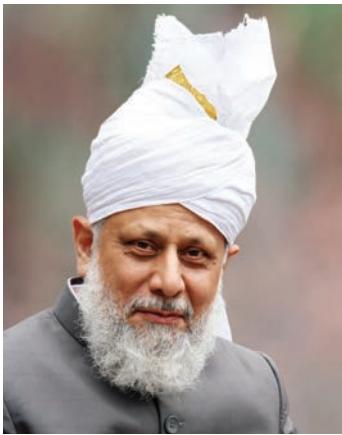
دوسرے انیبوں کی پیشگوئی کہ وہ چھٹے ہزاروں سال کے آخر پر آئے گا آپ اس کے عین مطابق حضرت آدم کی پیدائش کے بعد قمری لحاظ سے عین چھٹے ہزار سال کے آخر پر آئے۔ پھر آپ نے اپنے دعویٰ کے ساتھ ساتھ نشان بھی دکھلائے۔ بر ابن احمد یہ میں آپ کے سلسلہ کو بڑھانے کی خبر دی گئی اور آج تک یہ وعدہ پورا ہوتا چلا جا رہا ہے جو آپ کی سچائی کا ثبوت ہے۔ مخالفین کی مخالفت کے باوجود خدا کی تائیدیات سے لوگ جماعت میں شامل ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ پھر حضور اور نے بعض لوگوں کے قبولیتِ اسلام احمدیت کے واقعات بیان فرمائے۔

ہر احمدی کو اس بات کو سمجھنا چاہیے کہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ کو مان لینا ہی کافی نہیں بلکہ اپنے اندر وہ پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہوں گی جو اللہ تعالیٰ کی یقینی ہوئی تعلیم کا حقیقی نمونہ ہوں، جو آنحضرت ﷺ کی سنت پر چلنے کی عملی تصویر ہوں، جب یہ ہو گا تو یقینی ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث نہیں گے۔

فلسطین کے لئے دعا کی تحریک
فلسطین کے متعلق دعا جاری رکھنے کا حکم دیتے ہوئے حضور اور نے جنگی

ذر اذرا سی بات پر ایسی سخت گرفتیں نہیں ہونی چاہئیں جو دل شکنی اور رنج کا موجب ہوتی ہیں

دیکھو! وہ جماعت، جماعت نہیں ہو سکتی جو ایک دوسرے کو کھائے اور جب چار مل کر بیٹھیں تو ایک اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کرتے رہیں اور کمزوروں اور غریبوں کی حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ ایسا ہر گز نہیں چاہئے بلکہ اجتماع میں چاہئے کہ قوت آجائے اور وحدت پیدا ہو جاوے جس سے محبت آتی ہے اور برکات پیدا ہو تے ہیں... کیوں نہیں کیا جاتا کہ اخلاقی قوتوں کو وسیع کیا جاوے اور یہ تب ہوتا ہے کہ جب ہمدردی، محبت اور عنفو اور کرم کو عام کیا جاوے اور تمام عادتوں پر رحم، ہمدردی اور پردہ پوشی کو مقدم کر لیا جاوے۔ ذرا ذرا سی بات پر ایسی سخت گرفتیں نہیں ہونی چاہئیں جو دل شکنی اور رنج کا موجب ہوتی ہیں... جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کرے۔ پردہ پوشی کی جاوے۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں اور اپنے تیس تیس حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں... خدا تعالیٰ نےصحابہ کو بھی یہی طریق و نعمت اخوت یاد دلائی ہے۔ اگر وہ سونے کے پہاڑ بھی خرچ کرتے تو وہ اخوت ان کو نہ ملتی جو رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ ان کو ملی۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اسی قسم کی اخوت وہ یہاں قائم کرے گا۔ (ملفوظات۔ جلد دوم، صفحہ 263-265، ایڈیشن 1988ء)



حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علمی کارنامے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کے ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ 17 فروری 2023ء سے چند اقتباسات

پیشگوئی مصلح موعود کے منفصل بیان کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :

اس وقت میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علمی اور متفرق کارناموں میں سے بعض کا ذکر پیش کروں گا۔ ان باتوں کے سنتے سے پہلے جو پیش کرنے لگا ہوں اس بات کو سامنے رکھنا چاہیے کہ آپ کا بچپن صحت کے لحاظ سے نہایت کمزوری میں گزر، یماری میں گزر۔ آنکھوں کی تکلیف وغیرہ بھی رہی۔ نظر بھی ایک وقت میں ایک آنکھ سے جاتی رہی۔ پھر دنیاوی تعلیم کے لحاظ سے بھی آپ کی تعلیم نہ ہونے کے برابر تھی۔ آپ نے خود فرمایا کہ مشکل سے میری پرائمری تک تعلیم ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا آپ کو دینی و دنیوی علوم سے پُر کرنے کا، اس لیے اللہ تعالیٰ نے ایسے ایسے زبردست اور عقل کو دنگ کر دینے والے خطبات اور خطبات آپ سے کروائے اور ایسے ایسے مضمین آپ نے لکھے کہ جو اپنی مثال آپ ہیں اور غیر بھی ان کے معرفت ہیں۔

پھر فرمایا:

آپ کی تصنیفات، تقاریر، مضمین، خطبات اور مجلس عرفان وغیرہ کی تعداد اور جم کا ایک جائزہ پیش کرتا ہوں۔ جو کتب، خطبات، لیکچرز، مضمین پیغامات وغیرہ کی شکل میں شائع ہوئے یا ب تقریباً مکمل ہیں اور وہ جو تقاریر، خطبات وغیرہ انوار العلوم کی شکل میں شائع ہونے کے لیے تیار ہیں۔

ان کی کل اڑتیس (38) جلدیں بن جائیں گی اور ان کی تعداد چودہ سو چوبیس (1424) ہے اور اس کے کل صفحات بیس ہزار تین سو چالیس (20340) ہیں۔ اتنے ہو جائیں گے انداز۔ تفسیر کیر، تفسیر صیغہ سمیت دیگر تفسیری مواد کے صفحات اٹھائیں ہزار سات سو پینتیس (28735) ہیں۔

جو باتیں پیشگوئی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی تھیں یا کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتائی تھیں وہ حضرت مرزا شیر الدین محمود احمد مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں پوری ہوئیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے جو علم اور عرفان عطا فرمایا تھا اس کا کوئی بڑے سے بڑا عالم بھی مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ آپ کا دیا ہوا الشریج ایک جماعتی خزانہ ہے۔ آپ کے خطبات، خطبات، مضمین اکثر شائع ہو چکے ہیں کچھ ہو رہے ہیں۔ انہیں ہمیں پڑھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس علم و عرفان سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منظوم کلام

سوانح فضل عمر جلد اول میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منظوم کلام کے چند منتخب اشعار پیش کئے گئے ہیں۔ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمر بھراں خداداد ملکہ سے کام لیتے ہوئے جماعت احمدیہ کی تربیت و تلقین کے لئے اردو، عربی اور فارسی میں اشعار کہتے رہے۔ ہر شعر میں کوئی نہ کوئی پیغام ضرور ہے۔ آپ کے اشعار کا مجموعہ ”کلام محمود“ کے نام سے شائع شدہ ہے جو کہ تقریباً چار ہزار اشعار پر مشتمل ہے۔ آپ کے کلام کی اثر پذیری اور افادیت کا اس امر سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کے اشعار ایک لمبا عرصہ گزرنے کے باوجود جماعت احمدیہ کے افراد میں آج بھی اسی طرح مقبول اور معروف ہیں جیسے آپ کی زندگی میں تھے۔ چند اشعار درج ذیل ہیں۔

ربوہ کو تیرا مرکز توحید بنا کر
اک نرہ تکبیر فلک بوس لگائیں
ربوہ رہے کعبہ کی بڑائی کا دعا گو
کعبہ کی پہنچتی رہیں ربوہ کو دعائیں

اے شعاع نور یوں ظاہر نہ کر میرے عیوب
غیر ہیں چاروں طرف ان میں مجھے رسوانہ کر

مؤمن تو جانتا ہی نہیں بزدلی ہے کیا
اس قوم میں فرار کا دستور ہی نہیں

آہ کیسی خوش گھٹری ہوگی کہ بانیل مرام
باندھیں گے رخت سفر کو ہم برائے قادیان
جب کبھی تم کو ملے موقع دعائے خاص کا
یاد کر لینا ہمیں اہل وفائے قادیان

فرزانوں نے دُنیا کے شہروں کو اجڑا ہے
آباد کریں گے اب دیوانے یہ ویرانے

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو! زورِ دُعا دیکھو تو

محمود اگر منزل ہے کھنون تو راہ نما بھی کامل ہے
تم اس پر توکل کر کے چلو، آفات کا خیال ہی جانے دو

یعنی وفا کے کھیت کبھی خون سینچے بغیر نہ پنپیں گے
اس راہ میں جان کی کیا پرواد جاتی ہے اگر تو جانے دو

کیا ہوا تم سے جو ناراض ہے دُنیا محمود
کس قدر تم پر ہیں الاطاف خداد دیکھو تو

ہے ساعت سعد آئی اسلام کی جنگوں کی
آغاز تو میں کر دوں انجام خدا جانے

مال و دولت کے حصول اور ذہنی صحت کا آپس میں تعلق

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینڈا

اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ

آج میں ”مال و دولت کے حصول اور ذہنی صحت کے آپس میں تعلق“ کے بارہ میں چند باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ ہم جس دنیا میں رہ رہے ہیں اس میں نادیت پرستی اس قدر بڑھی ہوئی ہے کہ مال کے حصول کو ہی زندگی کا اصل مقصد سمجھا جاتا ہے۔ اور خیال کیجا جاتا ہے کہ زندگی میں جس قدر آسائش اور مالی وسعت ہو گی اسی قدر زندگی میں آسانی اور ذہنی سکون ہو گا۔ حالانکہ حقیقت اس کے بر عکس ہے۔ اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ بظاہر ترقی یافتہ ممالک میں بھی دماغی عوارض دن بدن بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

دسمبر 2022ء میں خاکسار نے ملاقات میں سیدنا حضرت غلیفة الحسن امیم ایڈہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں کینڈا میں دماغی عوارض کے بڑھنے کے متعلق عرض کیا تو حضور انور ایڈہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

”دماغی عوارض دنیاوی خواہشات کے بڑھ جانے اور پھر ان کے پورانے ہونے کی وجہ سے پیدا ہونے والی Frustration کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہیں۔ ہمیں احباب جماعت کو اس دنیا اور ما فیھا کے عارضی ہونے اور حقیقی و دائیٰ، اخروی زندگی کے بارہ میں مسلسل توجہ دلاتے رہنا چاہئے۔“

دنیوی اور اخروی زندگی کا موازنہ

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ پر ایمان اور حیات بعد الموت کا تذکرہ 27 بار کیا گیا ہے۔ اس موضوع کے پیش نظر دنیوی زندگی اور آخرت کی یاد دہانی 115 بار کروائی گئی ہے۔ اس کی اہمیت کو اجاد کرنے کے لئے مجموعی طور پر 142 مرتبہ اس موضوع کو زیر بحث لایا گیا ہے۔

دنیا کی زندگی ایک کھیل تماشہ ہے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

”اور یہ دنیا کی زندگی غفلت اور کھیل تماشہ کے سوا کچھ نہیں اور یقیناً آخرت کا گھر ہی دراصل حقیقی زندگی ہے۔ کاش کہ وہ جانتے“

(سورۃ العنكبوت 29:65)

پھر اسی مضمون کو سورۃ محمد ﷺ میں دوہرایا گیا ہے فرمایا:

جماعت احمدیہ کینڈا کے پیتا بیسویں جلسہ سالانہ کے موقع پر بروز اتوار 15 جولائی 2023ء کے چوتھے اور آخری اجلاس کی صدارت مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینڈا نے کی۔ انٹرنشنل سینٹر مسی سا گا میں آپ نے اختتامی خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے ”مال و دولت کے حصول اور ذہنی صحت کا آپس میں تعلق“ کے موضوع پر روشنی ڈالی ہے۔ آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الائمه ایڈہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق قرآن کریم، احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ترقی یافتہ ممالک کے معاشرتی اور معاشی مسائل کے پس منظر میں ایمان افروز خطاب فرمایا۔ آپ کے مختصر مگر جامع اور پرمعارف خطاب کا متن افادہ عام کے لئے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

أَشْهَدُ أَن لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
أَمَّا بَعْدُ فَاعُوذُ بِاللّٰهِ مِن الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○
مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ ○ إِلَيْكَ نَعْبُدُ وَإِلَيْكَ نَسْتَعِينُ ○
إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ○ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْصُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ○
وَمَا هَذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهُوَ وَلَعِبٌ ○ وَإِنَّ الدَّارَ
الْآخِرَةَ لَهُيَ الْحَيَاةُ مَلَوْ گَانُوا يَعْلَمُونَ ○

(سورۃ العنكبوت 29:65)

میں نے سورہ فاتحہ کے بعد سورہ العنكبوت کی آیت 65 کی تلاوت کی ہے جس کا ترجمہ ہے۔

”اور یہ دنیا کی زندگی غفلت اور کھیل تماشہ کے سوا کچھ نہیں اور یقیناً آخرت کا گھر ہی دراصل حقیقی زندگی ہے۔ کاش کہ وہ جانتے۔“

حیات بعد الموت کو ماڈی دنیا پر ترجیح دینا

دنیا کی زندگی

حیات بعد الموت

- زیادہ سے زیادہ 100 یا 120 سال بلین / ٹریلیون سالوں پر محیط
- بہت سی آزمائشیں دائیٰ کامیابیاں
- نامکمل خواہشیں اور ناکامیاں ناکامی کا کوئی تصور موجود نہیں
- مواظنه کے لئے یاد رکھیں کہ ہماری کائنات کی عمر تقریباً 20 بلین سال ہے

وسائل ہماری زندگی کا مقصد نہیں ہے

- وسائل ہمارے لئے، محض زندگی کے حقیقی مقصد کو حاصل کرنے کا آلہ کار ہیں۔
- ہم دریا کے دوسرے کنارے پر پہنچ کر کشتی کو پیچھے چھوڑ دیتے ہیں۔
- ہماری ملازمت، ہماری تجارت، ہمارا گھر بار اور ہمارا ساز و سامان صرف اس لئے ہوتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادات میں ان لوازمات کو کام میں لا سکیں۔

دونوں زندگیوں کا تقابلی جائزہ

صرف اس زندگی کے لئے موزوں

فَإِذَا قَضَيْتُم مَّنَاسِكُمْ فَأَذْكُرُوا اللَّهَ كَذِيرَ كُمْ
آبَاءَ كُمْ أَوْ أَشَدَّ ذُكْرًا فِيمَنِ النَّاسِ مَن يَقُولُ
رَبَّنَا آتَنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ
خَلَاقٍ (سورة البقرة: 201:2)

ترجمہ: ”پس جب تم اپنے (حج کے) ارکان ادا کر چکو تو اللہ کا ذکر کرو جس طرح تم اپنے آباء کا ذکر کرتے ہو، بلکہ اس سے بھی بہت زیادہ ذکر۔ پس لوگوں میں سے ایسا بھی ہے جو کہتا ہے۔ اے ہمارے رب! ہمیں (جو دنیا ہے) دنیا ہی میں دے دے۔ اور اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہو گا۔“

موجودہ اور آنے والی زندگی دونوں کے لئے بہتر

وَمِنْهُمْ مَن يَقُولُ رَبَّنَا آتَنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي
الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقَنَا عَذَابَ النَّارِ ○ أُولَئِكَ لَهُمْ
نَصِيبٌ مِّمَّا كَسْبُوا طَوَّافُ اللَّهِ سَرِيعُ الْحِسَابِ ○

(سورة البقرة: 202:2-203)

ترجمہ: ”اور انہی میں سے وہ بھی ہے جو کہتا ہے۔ اے ہمارے رب!

إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهُ طَوَّافٌ وَإِنْ تُؤْمِنُوا
وَتَتَّقُوا يُؤْتُكُمْ أَجُوذَ كُمْ وَلَا يَسْأَلُكُمْ أَمْوَالَكُمْ ○

(سورہ محمد 37:47)

ترجمہ: ”یقیناً دنیا کی زندگی محض کھیل کو، اور نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کا ایسا ذریعہ ہے جو اعلیٰ مقصد سے غافل کر دے۔ اور اگر تم ایمان لا، اور تقویٰ اختیار کرو تو وہ تمہارے تمہارے اجر عطا کرے گا اور تم سے تمہارے اموال نہیں مانگے گا۔“

مستقل قیام کی جگہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

يَا قَوْمٍ إِنَّمَا هَذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَإِنَّ
الْآخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ○ (سورۃ المؤمن 40:4)

ترجمہ: ”اے میری قوم! یہ دنیوی زندگی تو محض عارضی سامان ہے اور یقیناً آخرت ہی ہے جو رہنے کے لائق جگہ ہے۔“

ہماری زیادہ تر توجہ دنیا کی عارضی زندگی کی جانب رہتی ہے جب کہ ہمیں زیادہ فکر آخرت کے گھر کی ہونی چاہیے۔

حیات بعد الموت کا کیا مطلب ہے؟

حیات بعد الموت دراصل وہ آخری منزل ہے جہاں ہم اپنے آقا کی مرضی سے انسان کی تخلیق کا مقصد پورا کرتے ہیں اور جنت کی دائیٰ خوشیوں کے وارث بنتے ہیں۔

حیات بعد الموت بہتر اور زیادہ پائیدار ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

بَلْ تُؤْتِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ○ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَى ○
(سورۃ الاعلیٰ 18:87)

ترجمہ: ”درحقیقت تم تو دنیوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔ حالانکہ آخرت بہتر ہے اور ہمیشہ رہنے والی ہے۔“

ہم دنیوی زندگی کو بعد کی زندگی پر مقدم رکھتے ہیں

- لوگ دنیوی زندگی کو ترجیح دیتے ہیں۔
- اس حقیقت سے بے خبر ہوتے ہیں کہ یہ زندگی دائمی نہیں ہے۔
- حیات بعد الموت ہی حقیقی مقصد اور بہتر ہے۔

وَإِذَا ذَهَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَا زَيْنَتُكُمْ وَلَئِنْ
كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ① (سورة ابراهيم 8:14)

ترجمہ: ”اور جب تمہارے رب نے یہ اعلان کیا کہ اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں ضرور تمہیں بڑھاؤں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔“

یعنی آپ شکر کریں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے افضال اور انعامات اور زیادہ بڑھادے گا۔ یہ کتنی بڑی خوش قسمتی کی بات ہے! اس لئے اپنے رب کی دی ہوئی نعمتوں کا ہر لمحہ شمار کریں اور دل کی گہرائی سے خدا تعالیٰ کا ہر روز شکر ادا کریں۔

لائچ ذہنی سکون کا دشمن ہے

خدا تعالیٰ ہمیں ذہنی سکون تباہ کرنے والی ایک اور بات سے خبردار فرماتا ہے:

لَا تَمْدَثِ عَيْنَيْكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا
مِنْهُمْ وَلَا تَخْرَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ
لِلْمُؤْمِنِينَ ② (سورة الحجر 89:15)

ترجمہ: ”اپنی آنکھیں اس عارضی متاع کی طرف نہ پہلے سے جو ہم نے اُن میں سے بعض گروہوں کو عطا کی ہے اور اُن پر غم نہ کھا اور مونوں کے لئے اپنے (شفقت) کے پر جھکا دے۔“

یعنی اُن چیزوں کی طرف توجہ نہ کریں جو دوسروں کو دی گئی ہیں بلکہ ان نعمتوں کی طرف توجہ کریں جو آپ کو عطا کی گئی ہیں۔ دنیاوی معاملات میں اُن لوگوں پر نظر دوڑائیں جو آپ سے کم درجہ کے ہیں۔ روحانی معاملات میں اپنے سے بہتر درجہ کے لوگوں سے موازنہ کریں۔

گلاس آدھا بھرا ہوا ہے، آدھا خالی نہیں

کچھ لوگ ہربات کو منفی نظر سے دیکھتے ہیں۔ انہیں گلاس آدھا خالی نظر آتا ہے۔ حالانکہ اسی بات کو ثابت انداز میں بیان کیا جاسکتا ہے کہ گلاس آدھا بھرا ہوا ہے۔

ہم اپنی توجہ اُن انعاموں کی طرف کرنے سے جو ہمارے پاس پہلے سے موجود ہیں اور اُن کے لئے شکر ادا کرنے سے ہم ماہی سے بچ سکتے ہیں جو محرومی کے باعث پیدا ہوتی ہے خوش رہنے کی عادت اور اپنی زندگی میں ہونے والی برکات کا اظہار کرنے سے ہماری جذباتی اور دماغی صحت پر نہایت ثابت اثر پڑ سکتا ہے۔

ایسا مشتبث نقطہ نظر زندگی میں عظیم خوشیوں اور اطمینان کی غمازی کرتا ہے حاضرین کرام! دماغی عوارض نہایت پیچیدہ ہوتے ہیں۔ اور ان کے پیچے کئی طرح

ہمیں دنیا میں بھی خسٹہ عطا کر اور آخرت میں بھی خسٹہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے ایک بڑا اجر ہو گا اس میں سے جو انہوں نے کمیا۔ اور اللہ حساب [لین] میں بہت تیز ہے۔“

زندگی کے تین تدریجی مرحلے

1. موجودہ زندگی : (تقریباً 100 سال) محدود عرصہ حیات

2. برزخ : (وسطی زندگی) بعد الموت کا پہلا حصہ (ملین سالوں پر محیط)

3. عالم بعث : بعد الموت کا انتہائی حصہ (ملین بلکہ ٹریلین سال سے بھی زیادہ) معاشر مشکلات کی وجہ سے انسان ذہنی تناؤ کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں وہ نعمتیں جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو پہلے سے عطا کی ہوئی ہیں، وہ انہیں کافی خیال نہیں کرتا اور ان چیزوں کے بارہ میں سوچتا رہتا ہے جو اسے نہیں ملیں اور ماہیں ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر ہم اپنے نقطہ نظر کو تبدیل کر لیں اور ان نعمتوں پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں جو ہمیں میرے ہیں اور ان لوگوں کی طرف دیکھیں جن پر نعماء ہم سے کم تر ہیں، اور ان کی مدد کریں۔ تو ایسا کرنے سے نہ صرف ہم معاشرہ کے مفید فرد بن جائیں گے بلکہ اس کا ہماری ذہنی و نفسیاتی صحت پر بھی اچھا اثر ہو گا۔

عظیم حکمت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ رَبِّهِ طَوْمَنْ
يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرْ لِنَفْسِهِ ۝ وَمَنْ گَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ
غَنِيٌّ حَمِيدٌ ③ (سورة لقمان 31:13)

ترجمہ: ”اور یقیناً ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی تھی [یہ کہتے ہوئے] کہ اللہ کا شکر ادا کر اور جو بھی شکر ادا کرے تو وہ محض اپنے نفس کی بجلائی کے لئے ہی شکر ادا کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو یقیناً اللہ غنی ہے [اور] بہت صاحب تعریف ہے۔“

یہاں اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توجہ دلاتا ہے کہ:

- اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری عظیم حکمت ہے۔ جب آپ اللہ تعالیٰ کے احسانات کو یاد کریں گے تو آپ کے دل میں خوشی اور سرست کے جذبات پیدا ہوں گے۔
- اگر آپ شکرگزاری اختیار کریں گے تو اللہ تعالیٰ کا ایک اور وعدہ ہے۔

شکر کی عادت اپنائیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”پیے سے خوش نہیں خریدی جاسکتی“ ہم نے یہ جملہ کئی مرتبہ سنایا ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہم مسلسل پیے کے پیچھے اور دنیوی خواہشات کے پیچھے بھاگتے چلے جاتے ہیں۔ یہ ایک سراب ہے جو کبھی ہاتھ نہیں آتا، نہ ہماری پیاس ختم کر سکتا ہے۔ ہم اپنے ملکوں سے جہاں ہمیں مذہبی آزادی حاصل نہیں ہجرت کر کے یہاں آئے ہیں۔ یہاں ہمیں ہر طرح کی آزادی ہے۔ لیکن اگر یہاں آ کر ہم صرف مال و متاع اور دنیوی خواہشات ولذات کے اسی بن جائیں تو ایک جنگل سے نکل کر دوسرے جنگل میں پھنسنے والی بات ہو گی۔

آنحضرت کی نظر میں اس دنیا کی حقیقت

آنحضرت ﷺ نے اس دنیا کی زندگی کے بارہ میں فرمایا:

”مجھے اس دنیوی زندگی کی آسانیوں سے کیا نسبت؟ میں تو ایک مسافر کی مانند ہوں جو کسی درخت کے سامنے تلے پناہ لیتا ہے اور شام ڈھلے اپنے سفر پر روانہ ہو جاتا ہے۔“ (ترمذی باب الزبد)

آپؐ فرماتے ہیں:

”مُؤْمِنٌ كَمَنْ لَهُ يَدٌ إِيمَانٌ كَمَنْ لَهُ جَنَّةٌ يَدٌ إِيمَانٌ كَمَنْ لَهُ جَنَّةٌ“
”مُؤْمِنٌ كَمَنْ لَهُ يَدٌ إِيمَانٌ كَمَنْ لَهُ جَنَّةٌ“
(منhadīm - حدیث نمبر 8289)

ہمارے ارد گرد دیکھیں تو بہت سے بہن بھائی مالی معاملات کی وجہ سے دماغی عوارض میں مبتلا ہیں بعض رہن سہن کو بہتر سے بہتر کرنے کی فکر میں پریشان ہیں۔ بعض کی شادیاں اس لئے نہیں ہو پاتیں کہ انہیں ان کے مطلوبہ معیار کا رشتہ نہیں ملتا۔ شادی کے بعد مالی معاملات کی وجہ سے بھگڑے، پریشانیاں عام سننے کو ملتی ہیں۔ لیکن ایسے لوگ جو اپنی روحانی حالت کو بہتر کرنے کے لئے پریشان ہوں نسبتاً کم ملیں گے۔

دلی سکون گاگر

حاضرین کرام! زندگی میں سکون تب تک نہیں آ سکتا جب تک آپؐ کا دل سکون کی حالت میں نہ ہو۔ اور دلی سکون حاصل کرنے کا گلر قرآن کریم نے ہمیں سکھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطَمَّئُنَ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ
أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطَمَّئُنُ الْقُلُوبُ (سورة الرعد: 29:13)

ترجمہ: ”(یعنی) وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہو جاتے ہیں۔ سنو! اللہ ہی کے ذکر سے دل اطمینان پکڑتے ہیں۔“

خدا تعالیٰ کا ذکر نمازیں، دعائیں اور ذکر الہی کر کے ہوتا ہے۔ اسی طرح ان نعماء پر

کے انفرادی و سماجی، معاشرتی مسائل کا فرمایا ہو سکتے ہیں۔ یہ آزمائشیں ہیں جو اس دنیوی زندگی میں ہمیں پیش آتی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ
وَنَقْصِ مِنْ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالشَّمَرَاتِ ط
وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ (سورۃ البقرۃ: 156)

ترجمہ: ”اور ہم ضرور تمہیں کچھ خوف اور کچھ بھوک اور کچھ اموال اور جانوں اور بچلوں کے نقصان کے ذریعہ آزمائیں گے۔ اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دے۔“

پس ان آزمائشوں سے نہیں کے لئے جہاں انسان کو بلند حوصلہ اور صبر و استقامت دکھانی چاہئے وہیں خدا تعالیٰ پر توکل کرنے کی عادت بھی ہونی چاہئے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلُ لَهُ مَحْرَجًا وَيَرْزُقُهُ مِنْ
حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ط (سورۃ الطلاق: 4-65)

ترجمہ: ”اور جو اللہ کی نارِ اضکل کے خیال سے ڈرے اُس کے لئے وہ نجات کی کوئی راہ نہ اپناتا ہے۔ اور وہ اُسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جہاں سے وہ گمان بھی نہیں کر سکتا۔“

ہماری زندگی کا مقصد

انسانی زندگی کا اصل مقصد بیان کرتے ہوئے ایک منحصری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّةَ وَالإِنْسَسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (سورۃ الذاریات: 51:57)

ترجمہ: ”اور میں نے جن و انس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں۔“

- عبادت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پیچا نہیں اور اُس کی محبت میں گرفتار ہو جائیں۔

- مطلاً اُس کے فرمانبردار بن جائیں۔

- اُس کے حضور کمکل عاجزی ظاہر کریں۔

- اُس کے رنگ (اُس کی صفات) میں رنگیں ہو جائیں۔

احباب کرام!

توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ بات ان کی ذہنی نشونما اور دماغی صحت کے لئے ضروری ہے۔ اگر آپ مال و دولت کو اپنے پیاروں پر ترجیح دیں گے تو یہ بہت بڑا نقصان ہے۔ ہمیں اپنی سطح پر پوری کوشش کرنی چاہئے کہ دنیا کی رغبت ہمیں اصل اور اہم امور سے روکنے والی نہ ہو۔

اسلام ہمیں اعتدال میں رہتے ہوئے، میانہ روی کے ساتھ دنیا کو حاصل کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ لیکن جب ہم اعتدال سے ہٹ جائیں اور اپنی نفسانی خواہشات کو بے لگام گھوڑے کی طرح چھوڑ دیں اور دنیا کے پیچھے اندھے ہو کر بھاگنے لگ جائیں تو پھر اس کے منفی اثرات ہیں جو ہماری نفسیات پر پڑتے ہیں جس کے نتیجے میں دماغی عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔

بہر حال انسان کمزور ہے اور اسے ہر وقت اللہ تعالیٰ کے سہارے کی ضرورت رہتی ہے۔ اگر ہم سے کوئی بھول چوک ہو بھی جائے تو ہمیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کبھی بھی مایوس نہیں ہونا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے:

قُلْ يَا عَبَادِيَ الَّذِينَ أَشَرَّفْتُمْ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ
لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ جِإِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ
جَمِيعًا جِإِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ○ (سورۃ الزمر 39:54)

ترجمہ: ”تو کہہ دے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ یقیناً اللہ تمام گناہوں کو بخشن سکتا ہے۔ یقیناً وہی بہت بخشنے والا (اور) بار بار حرم کرنے والا ہے۔“

یاد رکھیں

- خدا تعالیٰ اور حیات بعد الموت پر یقین اسلام میں انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور انسانی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنا اور حیات بعد الموت کو ترجیح دینا ہے۔

- دنیا کی زندگی ایک عادی زندگی ہے؛ یہ ہمارا انتہائی بدھ فہرست نہیں ہونا چاہیے۔ ذرا کچھ کا حصول ہماری زندگیوں کا ممتع نظر نہیں ہونا چاہیے۔

- حیات بعد الموت یقین ہے اور دنیاوی زندگی سے زیادہ ہماری توجہ کی مستحق ہے۔

یاد رکھیں کہ سکون اندر سے آتا ہے لیکن ہماری دنیاوی خواہشات اس سکون کو ہماری زندگیوں سے نکال دیتی ہیں۔ غیر حقیقی دنیاوی خواہشات کے نتیجے میں غیر ضروری تنازع اور خاندانی مسائل پیدا ہوں گے، جن سے آپ کی ذہنی صحت متاثر ہو گی۔

ہماری خوش قسمتی

شکر گزاری کرنا بھی ذکر ہی میں شامل ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس خوبصورت ملک میں عطا فرمائی ہیں۔ یہاں ہم اپنی مرثی سے، اپنے دین پر نہ صرف عمل کر سکتے ہیں، بلکہ اپنے دین کی تمیز بھی کر سکتے ہیں۔ اور ہماری ترقی کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں۔

دماغی عوارض کے علاج کے لئے ساری دنیا میں سالانہ کھربوں ڈالر خرچ کئے جاتے ہیں۔ اور یہ ترقی یافتہ ممالک اس مسئلہ کے تدارک کے لئے اس قدر خطریر رقم اس لئے خرچ کرتے ہیں کیونکہ ان کو علم ہے کہ دماغی صحت نہ صرف انسان کی انفرادی زندگی کے لئے ضروری ہے بلکہ ایک صحت مند ذہن، ہی معاشرہ اور معیشت کے لئے بھی فائدہ مند ہو سکتا ہے۔

اصل دولت مندی قناعت میں ہے

رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں:

اصل دولت مندی یہ نہیں ہے کہ دنیوی سامان ہمارے پاس کتنا زیادہ ہے۔ بلکہ اصل دولت مندی قناعت میں ہے یعنی یہ کہ دل بے نیاز ہو جائے۔ (صحیح بخاری، کتاب الرِّفَاق، باب الْغَفَى غَنِيَ النَّفَقُ، حدیث 6446)

کتنی خوبصورت تعلیم ہے کہ حقیقی تسکین نئے سے نئے گھر، گاڑیاں، کپڑے لینے سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ بلکہ جب دل ان سب باتوں سے بے نیاز ہو جائے تو حقیقی خوشی حاصل ہوتی ہے۔ قناعت ایک ایسا خواہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔

جب آپ بنیادی ضرورتوں سے ہٹ کر مالی اہداف حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، تو آپ وہ حقیقی وقت کھو رہے ہوتے ہیں جو آپ اپنے خاندان کے ساتھ گزار سکتے ہیں اور اپنی روحانی صحت کو بہتر بنانے میں صرف کر سکتے ہیں۔ وہ وقت جسے آپ اپنے خاندان کو بہتر احمدی مسلمان بنانے میں استعمال کر سکتے ہیں۔ وہ وقت جسے آپ اپنے بچوں کی ذہنی و روحانی نشونما کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔

ہمارے بچے نئے پودوں کی طرح ہیں جنہیں مضبوط تناور درخت بننے کے لئے آپ کی توجہ اور آپ کے وقت کی ضرورت ہے۔ اگر آپ دنیاوی مال و متعاع کو حاصل کرنے کے چکر میں اپنی اولاد کھو دیں گے تو اس ساری دولت کا کیا فائدہ ہو گا؟ کیا ڈالر ہمارے بچوں سے زیادہ قیمتی ہیں؟

ہمیں یہ ذہن نشین رکھنا چاہئے کہ صرف زبانی کامی تربیت کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ ہمیں اپنے بچوں کو اپنے نمونے دکھانے ہیں۔ یہ ایسی ذمہ داری ہے جو کسی اور کے ذمہ نہیں لگائی جاسکتی۔ نہ پسیے خرچ کر کے اس کام کو سرانجام دیا جاسکتا ہے۔ آپ کے گھروالوں کو، آپ کے بچوں کو آپ کی موجودگی، آپ کی مدد، آپ کی

پیش کیا ہے نیزحضور انور ایڈہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز کی ہدایت بھی پیش کی ہے۔ اب یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان تعلیمات پر عمل کر کے نہ صرف خود دماغی عوارض سے بچیں بلکہ اپنے اہل و عیال کو بھی ان مسائل میں بنتا ہونے سے بچائیں۔

ہم لوگ خوش قسمت ہیں کہ ہمیں اس زمانہ کے امام کو، جس کی بابت ہمارے آقاو مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے خبر دی تھی، کو ماننے کی توفیق ملی۔ ہم لوگ واقعًا خوش قسمت ہیں اور ان لوگوں میں شامل ہیں جن کے بارہ میں قرآن کریم فرماتا ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتِ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ
بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَا عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ

(سورۃآل عمران: 3-111)

ترجمہ: ”تم بہترین امت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے نکال گئی ہو۔ تم اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔“

آج کی دنیا طرح طرح کی مشکلات کا شکار ہے۔ انفرادی اور اجتماعی امن برپا ہو رہا ہے۔ دماغی عوارض بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ بحیثیت احمدی مسلمان یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم دنیا کو راست کی طرف بلا کیں۔ ہم پر تو ہمارے پیارے آقا بنی کریم ﷺ نے یہ ذمہ داری پہلے سے ڈال رکھی ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں:

”تم میں سے کوئی شخص مون نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہ پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔“ (حجج بخاری، حدیث 13)

اس لئے بطور احمدی مسلمان ہمارا یہ فرض ہے ہم پہلے خود اسلام کی خوبصورت تعلیم پر عمل پیرا ہو کر اپنے گھروں کو جنت نظیر بنائیں اور پھر اسلام کے پیغام کو کینیڈا کے کونے کونے میں پہنچا دیں۔ تایید دنیا رسول کریم ﷺ کے جہنمذے تلے اکٹھی ہو جائے اور امن کا گھوارہ بن جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں یہ ذمہ داری پوری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

وَآخِرُ دُنْعَوْا نَأْنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ ایک وجود ہماری بھلائی کے لئے، ہماری رہنمائی کرنے والا وجود ہے جو ہمارے لئے دعائیں کرتا ہے، ہماری پریشانیاں دور کرنے کی کوشش میں رہتا ہے۔ اور ہمیں ذہنی اور روحانی سکون کا احساس دلاتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم پوری طاقت کے ساتھ خلافت احمدیہ کے ساتھ لپٹ جائیں۔ چٹ جائیں۔ اور خلیفۃ الرحمٰن کی ہدایات اور رہنمائی پر عمل پیرا ہو کر دلی سکون حاصل کریں۔

یاد رکھیں، سکون کی کنجی ہمیں قرآن پاک میں دی گئی ہے:

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ
وَرَأَوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○

(سورۃالنور: 24:52)

ترجمہ: ”مونوں کا قول جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تا کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے محض یہ ہوتا ہے کہ ہم نے سناؤ اطاعت کی۔ اور یہی ہیں جو مراد پا جانے والے ہیں۔“

اللہ کی رسی

میرے عزیز بھائیو اور بہنو! نظام خلافت مونین کی جماعت کی روحانی ترقی کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے قائم کردہ الہی نظام ہے۔ یہی ”جبل اللہ“ ہے۔ یہ وہ رسی ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ سے ملتی ہے۔ اس لئے روحانی تسکین اور دلی سکون حاصل کرنے کے لئے آپ کا اللہ اور اس کے خلیفہ سے ذاتی تعلق ہونا نہیں اہم ہے۔ اس لئے دربار خلافت کی ہر ہدایت اور رہنمائی کو سنبنا اور اس پر عمل پیرا ہونا ہماری سب سے بڑی ترجیح ہوئی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کی برکات سے فیضیاب ہوتے ہوئے ذہنی عوارض اور دماغی تناؤ سے محفوظ رکھے۔ آمین!

میرے پیارے بھائیو اور بہنو! میں نے آپ کے سامنے اسلامی تعلیمات کا خلاصہ

حضرت خلیفۃ الرحمٰن اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

”غلطیوں اور فروگز اشتوں پر دعا کرنی چاہئے۔ حضرت اقدس علیہ السلام گھر میں ایک دفعہ فرمادی ہے تھے کہ لوگ جو کسی پر ناراض ہوتے ہیں مجھے چیرت ہے کیوں ناراض ہوتے ہیں کیا انہوں نے اس کے واسطے چالیس دن روکر دعا بھی کی ہے اگر چالیس دن روکر دعا کرے اور پھر بھی اس کی اصلاح نہ ہو تو البتہ اسے ناراض ہونے کا موقع ہے۔“ (ارشادات نور۔ جلد اول، صفحہ نمبر 241-242)

وہ ”زمین“ کے کناروں تک شہرت پائے گا“

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عالمی شہرت پانے کی عظیم الشان داستان کے مختلف پہلو

مکرم پروفیسر عبدالسمیع خان صاحب جامعہ احمدیہ کینڈیا



خاندان سب مخالف تھا حتیٰ کہ بڑا بھائی احمدی نہ تھا۔ مگر آسمان کا خدا کہہ رہا تھا کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

مشکلات میں خدائی تسلی

ان حالات میں سوائے خدا کے اور کوئی منس و غم خوار نہ تھا اور وہ اسے تسلی دے رہا تھا۔ بچپن میں آپ کے استاد حضرت سید سرور شاہ صاحبؒ نے ایک دفعہ آپ سے پوچھا کہ کیا آپ کو بھی کوئی الہام ہوتا ہے یا خواہیں آتی ہیں؟ تو فرمایا خواہیں تو بہت آتی ہیں اور میں ایک خواب تو قریباً ہر روز ہی دیکھتا ہوں۔ اس وقت سے لے کر صبح اٹھنے تک یہ نظارہ دیکھتا ہوں کہ ایک فوج ہے جس کی میں لکھاں کر رہا ہوں اور بعض اوقات ایسا دیکھتا ہوں کہ سمندروں سے گزر کر آگے جا کر حریف کا مقابلہ کر رہے ہیں اور کئی بار ایسا ہوا ہے کہ اگر میں نے پار گزرنے کے لئے کوئی چیز نہیں پائی تو سر کنڈے وغیرہ سے کشتی بنانے کے اور اس کے ذریعہ پار ہو کر حملہ آور ہو گیا ہوں۔

(ابنہ نامہ انصار اللہ ربوہ۔ فروری 1986ء، صفحہ 11)

وہی والہام کا آغاز حضور کی 17 سال کی عمر میں ہو گیا تھا جب ایک فرشتہ نے آپ کو سورۃ الفاتحہ کی تفسیر سکھائی۔ اس میں یہ پیشگوئی تھی کہ آپ کے سینہ میں قرآنی علوم کا ایسا نج رکھ دیا گیا ہے کہ ہر موقع پر آپ کو حسب حالات قرآنی علوم سکھائے جائیں گے۔ اسی لئے آپ ساری عمر تفسیر قرآنی میں مقابلہ کا چلنچ دیتے رہے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کے ذریعہ مجھے قرآن کریم کا علم عطا فرمایا ہے اور میرے اندر اس نے ایسا ملکہ

بچ کو دودھ پلانے کے لیے ایک عورت ملازم رکھی گئی مگر وہ بی بی کی مرض میں بنتا تھی جس کی وجہ سے بچہ یہاں اور کمزور ہو گیا اور جان کے لالے پڑ گئے مگر آسمان کا خدا کہہ رہا تھا کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

اسے بچپن میں آنکھوں میں لکرے ہو گئے اور دیر تک اندھیرے میں رہنا پڑتا۔ تعلیم کا یہ حال تھا کہ ابتداء میں جماعتی سکول میں اسلامیہ پاس کرتے رہے مگر جب گورنمنٹ نے میٹرک کا امتحان لیا تو فیل ہو گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد پر حضرت مولانا نور الدین صاحبؒ نے اسے قرآن اور صحیح بخاری اس طرح پڑھائی کہ بیمار بچہ لیٹا ہوتا تھا اور مولوی صاحبؒ سدارا کچھ خود پڑھ رہے ہوتے تھے۔ کیا اس سے قرآن و حدیث کا علم آ جاتا ہے؟ مگر آسمان کا خدا کہہ رہا تھا کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

بچ کی پہنچ رائٹنگ اور حساب کی کمزوری کی وجہ سے اس کے ناتا (حضرت میر ناصر نواب صاحب) نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شکایت کی مگر کوئی حل نہ نکلا۔

بچ کی عمر 19 سال کی تھی کہ اس کے والد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہو گئے اور حالات یہ تھے کہ کوئی جائیداد نہ تھی۔ تعلیم اور صحت اور کاروبار نہ تھا۔ اولاد نہ تھی۔ ایک بینا فوت ہو چکا تھا۔ آبائی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشہور الہام ہے کہ ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤ گا۔“ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک عظیم بیٹے مصلح موعود کی خبر دی اور اس کی جو علامات بتائیں ان میں ایک یہ بھی تھی کہ آپ کاموعدو بیٹا ”زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔“

اول تو کسی بیٹے کی خبر دینا کوئی معمولی بات نہیں دوسرا طرف اس کو ایک نشان بنانے کے لئے وہ تمام منفی عوامل اکٹھے کر دیئے گئے جن کی موجودگی میں یہ خبر کسی طرح پوری نہ ہو سکتی تھی۔ نامکن کو ممکن بنانا یہی خدا کا طریق ہے اور یہی اس کا اعجاز ہے جس سے اس کی قدرت کا ثبوت ملتا ہے۔

آئیے ان عوامل کا جائزہ لیں اور پھر یہ دیکھیں کہ یہ پیشگوئی کس طرح پوری ہوئی۔

نامکن حالات کا پس منظر

1. 1886ء میں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ پیشگوئی شائع فرمائی تو حضورؐ نے ابھی وفات مسیح اور مسیح موعود ہونے کا اعلان بھی نہیں کیا تھا۔

2. اس پیشگوئی کے بعد پہلے ایک لڑکی پیدا ہوئی جس پر مخالفت کا شور اٹھا اور پھر وہ بھی فوت ہو گئی۔

3. اس کے بعد ایک لڑکا پیدا ہوا اور وہ بھی فوت ہو گیا۔

4. اس کے بعد ایک اور لڑکا پیدا ہوا جس کا نام ”محمود، رکھا گیا حضور نے خیال ظاہر کیا کہ یہ مصلح موعود ہو گا اور فرمایا کہ کامل اکتشاف کے بعد اطلاع دی جائے گی۔

پیدا کر دیا ہے جس طرح کسی کو خزانہ کی بخشی مل جاتی ہے اسی طرح مجھے قرآن کریم کے علوم کی بخشی مل چکی ہے۔ دنیا کا کوئی عالم نہیں جو میرے سامنے آئے اور میں قرآن کریم کی افضليت اس پر ظاہر نہ کرسکوں۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 18 / فروری 1958ء)

پھر فرمایا: مجھے بھی ایسے قرآن کریم کے معارف عطا کیے گئے ہیں کہ کوئی شخص خواہ وہ کسی علم کا جانے والا ہو اور کسی مذہب کا پیرو ہو قرآن کریم پر جو چاہے اعتراض کرے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس قرآن سے ہی اس کا جواب دوں گا۔

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 24 / اپریل 1934ء)

آپ کی تفاسیر اور خطابات اس دعویٰ کی دليل ہیں۔ آج مخالفین بھی حضرت مصلح موعود رضي اللہ تعالیٰ عنہ کے علم قرآن کے معرف ہیں جس پر میسیوں حوالے بیان کرنے جاسکتے ہیں۔

اغاز جوانی میں آپ کو یہ الہام بھی ہوا اِنَّ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ یعنی جو لوگ تیرے قبیلے تھے ہوں گے وہ تیرے مخالفین پر قیامت تک غالب رہیں گے۔ آپ کا ایک نام آپ کے الہام میں مظفر بخت بھی رکھا گیا ہے۔

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 3 / اگست 1944ء، رویا و کشوف سیدنا محمود، صفحہ 247)

آپ نے خلافت سے تین سال پہلے بیماری کے عالم میں ایک کشف دیکھا اور اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا کہ ایک سفید اور نہایت چمکتا ہوا نور اوپر سے نیچے تک پھیلا ہوا ہے۔ اس میں سے ایک ہاتھ نکلا جس میں دودھ تھا جو آپ کو پلایا گیا۔

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 21 / مارچ 1914ء)

دودھ سے مراد علم دین اور اس میں تفہم ہے۔

11. حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضي اللہ تعالیٰ عنہ اس بچے کی

یہی اور تعلق بالشہادہ فرمادری کی وجہ سے اسے بہت پسند کرتے تھے اور کئی ذمہ داریاں اسے سونپتے تھے مگر اسی وجہ سے جماعت کا ایک طبقہ اس کا مختلف ہو گیا۔ اگر وہ کوئی کام کرتا تو دھماکے کا لازم لگاتے اور نہ کرتا تو نکے پن کے طمعنے دیتے۔ مگر آسمان کا خدا کہہ رہا تھا کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

12. اس نے جماعت کی تعلیم اور تبلیغ کے لیے خلیفۃ المسیح

الاول رضي اللہ تعالیٰ عنہ کی اجازت سے قادیان سے 1913ء میں الفضل جاری کیا۔ تو اس کے مقابلہ پر لاہور سے ’پیغام صلح‘ جاری کر دیا گیا۔ جسے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضي اللہ تعالیٰ عنہ نے ’پیغام جنگ‘ قرار دیا۔

13. حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضي اللہ تعالیٰ عنہ کے آخری ایام میں جماعت کے مغلص حصہ کی نظریں اللہ تعالیٰ کی منشاء کے ماتحت حضرت محمودؒ کی طرف اٹھنی شروع ہو گئیں اور جب حضور کی وفات ہوئی تو آپ کے مخالف طبقہ کو یقین تھا کہ اب خلافت کا منصب محمودؒ کو ملے گا۔ اس لئے انہوں نے میں صوبہ بنایا کہ جماعت سے خلافت کے ادارے کو ہی ختم کر دیا جائے۔ انہوں نے یہ ہم چلانی شروع کر دی کہ خلافت کے انتخاب کو چھ ماہ تاخیر سے کر دیا جائے اور اس مسئلہ پر خوب غور و فکر کیا جائے ان کا خیال تھا کہ اس عرصے میں جماعت کو قائل کر لیں گے کہ خلافت کی ضرورت نہیں۔ اس مقصد کے لیے انہوں نے پکفت شائع کر کے تقسیم کرنے شروع کر دیئے تھے۔ مگر آسمان کا خدا کہہ رہا تھا کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

14. آپ نے فروری 1911ء میں ایک خواب دیکھا کہ ایک بڑا محل ہے اور اس کا ایک حصہ گرایا جا رہا ہے اور کچھ نئے حصے تعمیر کیے جا رہے ہیں۔ خواب میں ہی ایک شخص اس کی وجہ یہ بتاتا ہے کہ یہ محل جماعت احمدیہ ہے اور فرشتے اس کی پرانی اینٹیں نکالنے کے

لئے اور کچھ اینٹوں کو پاک کر کے وسعت دینے کے لئے کام کر رہے ہیں۔

(ہفت روزہ بدرو قادیان۔ 23 / فروری 1911ء)

اس میں آپ کو یہ بتایا گیا تھا کہ جلد ہی وہ وقت آنے والا ہے جب سلسلہ کے کچھ پرانے لوگ الگ ہو جائیں گے اور نئے لوگ داخل ہوں گے اور نئی وسعتیں پیدا ہوں گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق آپ کی خلافت کے موقع پر وہ فتنہ برپا ہوا جسے لاہوری یا ’پیغامی فتنہ‘ کہا جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں کچھ پرانے جماعت سے الگ ہو گئے لیکن فرشتوں کی مدد سے جماعت مضبوط بنیادوں پر قائم ہو گئی اور ہر ایک پہلو سے جماعت کو وسعتیں عطا کر دیں جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے جماعت کو وسعتیں کیے ہے جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام وسیع مکان کی میں بھی ہے۔ اس الگ ہونے والی جماعت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے محمودؒ کو یہ بشارت بھی دی کہ لیمزر قہم یعنی اللہ تعالیٰ ضرور ان کو نکلوڑے نکلوڑے کر دے گا۔ چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ میں جماعت جس کی کثرت کا وہ دعویٰ کرتے تھے، ٹوٹ کر حضرت مصلح موعود رضي اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف آنے لگی۔ وہ ریزہ ریزہ ہو گئے اور حضرت مصلح موعود رضي اللہ تعالیٰ عنہ کی جماعت پر آج سورج غروب نہیں ہوتا۔ کیونکہ آسمان کا خدا کہہ رہا تھا کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

15. خدائی تقدیر کے ماتحت جماعت نے حضرت محمودؒ کو اپنا خلیفہ چن لیا تو مختلف گروہوں نے اس کو ناکام کرنے کا ایک اور طریقہ سوچا۔ جماعت کے کلیدی عہدوں پر یہی لوگ تھے مولوی محمد علی صاحب جن کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضي اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کا ترجمہ و تفسیر لکھا رہے تھے۔ اور جن کا خرچ صدر انجمن ادا کر رہی تھی۔ انہوں نے وہ سارے کافذات اٹھائے اور قادیان سے لاہور چل دیئے۔ ان کے ساتھ مختلف شعبوں کے سربراہ بھی تھے۔ خزانہ میں چند روپے

سامشنا تھا آج لندن میں جماعت کی متعدد مساجد ہیں اور ایک عظیم مرکز خلافت ہے۔ جہاں سے ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ و اشتاعت کی نگرانی ہو رہی ہے اور عیسائیت مسلسل شکست کھاتی چلی جا رہی ہے۔

آپ کو دوسرے سفر انگلستان میں ہوائی جہاز کے ذریعے سفر کی خبر بھی دی گئی۔

(روزنامہ الفضل قادیان - 21 ستمبر 1945ء)

نیز یہ بھی کہ اس سفر سے کئی سعید روحوں کو ہدایت نصیب ہو گی۔

(روزنامہ الفضل قادیان - 16 جون 1939ء)

چنانچہ یوگوسلاویا، جمنی، مالٹا اور سو ستر لینڈ کی چار اہم شخصیات کو آپ کے ہاتھ پر قبول اسلام کی توفیق ملی۔
(المبشرات، صفحہ 113)

21. حضور نے جرمنی میں پہلی احمدیہ مسجد کا منصوبہ بنایا مگر پہلی جنگ عظیم کی وجہ سے کرنی کی قیمت گرفتگی اور یہ منصوبہ لندن منتقل کرنا پڑا۔ لیکن اس کے لیے جو رقم جمع ہوئی اس سے شہر سے باہر معمولی زمین خریدی جا سکتی تھی حضور نے فرمایا خرید لیں۔ خدا شہر کو اس طرف لے آئے گا۔ آج مسجدِ فضل لندن شہر کے قیمتی علاقے میں واقع ہے۔ کیونکہ آسمان کا خدا اکہہ رہا تھا کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

22. حضور نے 1920ء میں امریکہ میں کیے تھے حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روانہ فرمایا۔ مگر حکومت نے انہیں ملک میں داخلہ کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ اور ایک مکان میں نظر بند کر دیئے گئے۔ جہاں کئی انگریز بھی تھے۔ آپ کی دعوت الی اللہ سے دو ماہ کے اندر 15 افراد احمدی ہو گئے۔ اور متعلقہ افسرنے خوفزدہ ہو کر آپ کو ملک میں داخلہ کی اجازت دے دی۔

(تاریخ احمدیت، جلد 4، صفحہ 250)

”وہ دن دور نہیں جب کہ افواج در افواج لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں گے۔ مختلف ملکوں سے جماعتوں کی جماعتیں داخل ہوں گی اور وہ زمانہ آتا ہے کہ گاؤں کے گاؤں اور شہر کے شہر احمدی ہوں گے۔“

(انوار خلافت۔ انوار العلوم، جلد 3، صفحہ 165)

19. آغاز خلافت کے نامساعد حالات میں بیرون ہند مشنوں کا قیام بھی کارے دارد تھا۔ برطانیہ کا مشن جو خلافت اولیٰ کے عہد میں 1913ء میں قائم ہوا تھا۔ اس کے نگران یہ سڑخواجہ کمال الدین صاحب نے خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت سے انکار کر دیا۔ ان کے ایک ساتھی مبلغ مسلسلہ حضرت فتح محمد سال صاحب نے بیعت کر لی اور حضورؐ کے ارشاد پر نئے احمدیہ مسلم شہنشہ کی بنیاد ڈالی۔

20. آپ کو انگلستان میں عظیم روحانی فتوحات کی بشارت دی گئی۔ چنانچہ آپ نے رویا میں دیکھا کہ آپ انگلستان میں ہیں اور انگلستان کو فتح کرنے والا ایک عظیم بادشاہ ولیم دی کانکر (William the Conqueror) اور آپ ایک ہی وجود ہیں۔
(روزنامہ الفضل ربوہ - 24 جون 1924ء)

یعنی اس بادشاہ نے ظاہری طور پر اس ملک کو فتح کیا تھا۔ اور آپ روحانی طور پر فتح کریں گے۔ 1924ء میں جب حضور انگلستان تشریف لے گئے تو رویا میں دکھائے جانے والے مقام پر بھی تشریف لے گئے اور اسی طرح ایک شہنشہ پر پاؤں رکھ کر کھڑے ہوئے۔ ایک اور خواب میں دیکھا کہ لاکٹھ جارج وزیر اعظم انگلستان کہتے ہیں کہ مرزا محمود احمدیؒ کی فوجیں عیسائی لشکر کو دباتی چلی آ رہی ہیں اور مسیحی لشکر شکست کھارہا ہے۔
(روزنامہ الفضل قادیان - 24 جون 1924ء)

یہ اس وقت کی بات ہے جب برطانیہ میں جماعت کی پہلی مسجدِ فضل بھی تعمیر نہیں ہوئی تھی اور اکیلا معمولی

رہ گئے تھے۔ گویا محمودؒ کو ناکام کرنے کے منصوبے مکمل تھے۔ مگر آسمان کا خدا اکہہ رہا تھا کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

16. لاہوری جماعت کا یہ دعویٰ تھا کہ 95 فیصد جماعت ہمارے پاس ہے اور صرف 5 فیصد مرزا محمودؒ کے ساتھ ہے اور قادیان سے جاتے ہوئے کہہ گئے کہ اب بیہاں کی عمارتوں میں الوبولیں گے۔

17. تب خدا نے اپنی قدرت کے جلوے دکھانا شروع کئے وہ جماعت جو غیر مبالغین کے ساتھ تھی وہ خلافت کی طرف آنا شروع ہو گئی اور ان کے ساتھ 5 فیصد سے بھی کم رہ گئی۔ کیونکہ آسمان کا خدا اکہہ رہا تھا کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

18. جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو 1914ء میں منصب خلافت پر فائز کیا تو آپ نے جماعت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: آپ وہ قوم ہیں جن کو خدا نے چن لیا اور یہ میری دعاویں کا ایک شمرہ ہے۔۔۔ اور اب میں یقین رکھتا ہوں کہ دنیا کو ہدایت میرے ہی ذریعہ ہو گی اور قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہ گزرے گا جس میں میرے شاگرد نہ ہوں گے۔ آپ نے یہ بھی اعلان کیا کہ میں ہر قوم اور ہر زبان میں تبلیغ کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔

(منصب خلافت، صفحہ 16-17)

یہ کیسا حیرت انگریز اعلان ہے جو ایک بظاہر امی، کمزور، بے بس، بمال و دولت اور جھٹے سے عاری شخص کر رہا ہے مگر خدا اس کی خواہش اور پیشگوئی کو تمام نامساعد حالات میں پورا کرنا شروع کر دیتا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا۔ خدا نے میری دعائیں سن لی ہیں اور اس نے میرے ساتھ بڑے بڑے وعدے کے ہیں۔ حضورؐ نے شروع میں ہی مجلس ترقی اسلام کی بنیاد ڈالی اور قدم بڑھانے شروع کئے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

کیونکہ آسمان کا خدا کہہ رہا تھا کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ یہی وہ وقت تھا جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہندوستان میں امریکہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

امریکہ میں ایک دن لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی صداقوں نے گی اور ضرور گونجے گی۔

(روزنامہ الفضل قادیان - 15 اپریل 1920ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ میں مضبوط جماعتیں قائم ہیں اور مسلسل ترقی پذیر ہیں۔

2022ء کی رپورٹ کے مطابق امریکہ میں جماعتوں کی تعداد 60 ہے جن کی کل تجنبید 22550 ہے۔ جماعت کی مساجد 56 ہیں۔ 18 باقاعدہ مساجد تعمیر کی گئی ہیں اور 38 چرچزاورڈ مگر عمارت کو مساجد میں تبدیل کیا گیا ہے۔ کل 106 جماعتی پر اپر ٹیز کار قبہ ایک ہزار ایکٹر سے زائد ہے۔ نماز سنٹر ز کی تعداد 282 کے قریب ہے۔ 60 مشن ہاؤسز ہیں۔ 42 مریان ہیں۔ (رسوہ الفضل انٹرنیشنل لندن - 27 دسمبر 2022ء)

23. افریقہ کے ملک گھانا میں احمدیت کا مجرا نہ تعارف ہوا اور یہاں کے متلاشیان حق نے حضور کی خدمت میں مبلغ بھیجنے کے لئے لکھا مگر اس کا خرچ بھی بھیجا کیونکہ مرکز کے پاس پیسے نہیں تھے۔ مگر آسمان کا خدا کہہ رہا تھا کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

اس طرح آغاز ہوا وہ کافیوں بھرے رستے پر آگے بڑھتا چلا گیا دکھاتے اور تکلیفیں جھیلتے ہوئے اول اعزیزی سے منزل کی جانب گامزن رہا۔ ایک کے بعد ایک ملک اسلام کے لیے جیتا رہا۔ ایک کے بعد ایک زبان کو مشرف بر قرآن کرتا رہا۔ اس کی زندگی میں 46 ملکوں میں احمدیہ میشن قائم ہوئے۔ 16 زبانوں میں قرآن کے تراجم شائع ہوئے اور وہ زمین کے کناروں تک شہرت پاتا رہا۔

24. 1934ء میں حضور نے تحریکِ جدید کی بنیاد ڈالی یہ دعوت الی اللہ کی اس عالمگیر سیکیم کا نام ہے جس نے جماعت احمدیہ کو تمام مذہبی جماعتوں میں ممتاز کر دیا ہے۔ اہل اسلام نے 1400 سال میں بڑی بڑی مساجد بنائیں، مدارس بھی قائم کئے، علماء کو بھی جنم دیا، کتب کی اشاعت بھی کی، قرآن کے تراجم بھی کئے۔ مگر تحریکِ جدید کے ذریعہ دعوت الی اللہ کے جس نظام کو جنم دیا گیا ہے وہ ایک لامتناہی جدوجہد کا نقطہ آغاز ہے وہ آنے والی تمام نسلوں، قوموں اور زبانوں تک پھیلا ہوا ہے جو وقت کے تازہ تقاضوں اور زبانوں کی تمام ضرورتوں سے ہم آہنگ ہے۔

دورہ مصلح موعودؑ کے مشن

- اپریل 1914ء انگلستان۔ 1936ء ارجمنڈن۔ 14 مارچ 1915ء سیلوون۔ 15 جون 1915ء ماریش۔ 15 فروری 1920ء امریکہ۔ 28 فروری 1921ء غانا۔ 19 ریاستہ بورنیو۔ جون 1947ء ایران۔ جنوری 1938ء چکوسلوکیہ۔ 8 اپریل 1921ء سماڑا۔ 19 اگست 1946ء عدن۔ 13 اکتوبر 1946ء سوویت ریونڈ۔ 7 مئی 1946ء برابریہ۔ 18 دسمبر 1923ء جرمنی۔ 2 مارچ 1935ء عرب مال۔ 2 جولائی 1947ء ہالینڈ۔ 17 جولائی 1925ء آندا۔ 3 مارچ 1948ء اردن۔ 13 ستمبر 1946ء سوویت ریونڈ۔ 27 نومبر 1934ء کینیا۔ 2 فروری 1949ء مسقط۔ 10 مارچ 1936ء پین۔ 20 فروری 1931ء جاوا۔ 4 جون 1935ء جاپان۔ 27 اگست 1949ء لہستان۔ 1961ء آئیوری کوسٹ۔

- 3 جنوری 1956ء لاہوریہ۔ 27 مئی 1935ء ہانگ کانگ۔ 12 اکتوبر 1960ء فوجی آئی لینڈ۔ 1956ء سکنڈ نیویا کے ممالک۔ (روزنامہ الفضل ربوہ - 16 فروری 2000ء)
- حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔
- کشتی احمدیت کا کپتان**
- کشتی احمدیت کا کپتان، اس مقدس کشتی کو پڑھنے چنانوں میں سے گزارتے ہوئے سلامتی کے ساتھ اسے ساحل پر پہنچا دے گا۔ یہ میرا ایمان ہے اور میں اس پرمضوٹی سے قائم ہوں۔ جن کے سپردِ الہی سلسلہ کی قیادت کی جاتی ہے ان کی عقیلیں اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے تابع ہوتی ہیں اور وہ خدا تعالیٰ سے نور پاتے ہیں اور اس کے فرشتے ان کی حفاظت کرتے ہیں اور اس کی رحمانی صفات سے وہ موید ہوتے ہیں اور گوہ دنیا سے اٹھ جائیں اور اپنے پیدا کرنے والے کے پاس چلے جائیں مگر ان کے جاری کئے ہوئے کام نہیں رکتے اور اللہ تعالیٰ انہیں مغلخ اور منصور بناتا ہے۔
- (روزنامہ الفضل ربوہ - 11 نومبر 1934ء)

- 1944ء میں جب آپ نے باقاعدہ مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو اس کے اعلان عام کی غرض سے متعدد شہروں میں جلسہ ہائے مصلح موعود منعقد کئے گئے اور حضور کی تقدیر کے دوران کئی ممالک کے مبلغین اور داعیان الی اللہ نے سُلْطَن پر آ کر اپنے اپنے ملکوں میں احمدیت پھیلنے کی گواہی دی۔
- 19 فروری 1940ء کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اپنے عقاوتد کے بارہ میں تقریرِ ممبئی ریڈیو اسٹیشن سے پڑھ کر سنائی گئی۔

- 25۔ مئی 1941ء کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لاہور ریڈ یو اسٹیشن سے ”عراق کے حالات پر تبصرہ“ کے موضوع پر تقریر فرمائی جسے دہلی اور لکھنؤ کے ریڈ یو سٹیشنز نے بھی نشر کیا۔
- 8۔ جون 1955ء کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سفر یورپ کے دوران سو سٹر لینڈز میں حضور کا swiss ٹیلی ویژن پر انشروں شرکیا گیا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ خلیفہ وقت کا ڈی وی پر انشروں شرکیا گیا۔ آپ نے یورپ کے 2 دورے کئے۔ اس کے عوام اور خواص کو اسلام کا پیغام پہنچایا۔ خطبے دیئے، مجلس میں تقاریر کیں، سوالوں کے جواب دیئے۔ جماعت کے مرکزی نظام کو مستحکم بنایا دیں فراہم کیں تحریک جدید کے نام سے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا ایک دائیٰ نظام جاری کیا۔ وقفِ جدید کے تحت ان بڑھنے والی جماعتوں کو سچا احمدی بنانے کے سامان کئے۔ اندر ورنی تربیت اور دعایاں الی اللہ بنانے کی غرض سے ذیلی تنظیمیں بنائیں۔ مکہ معظمہ، مدینہ منورہ اور قادریان کے بعد اسلام کا چوتھا مرکز ربوہ قائم کیا اور اسلام کے نام کے ساتھ اس کا نام بھی عالمی شهرت پاتا رہا۔
- وہ علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا گیا تھا اس کے ذریعے کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہوا۔ اس نے قرآن کریم کی تفسیر لکھی جس نے عالمی شهرت پائی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے جس وسعت کے ساتھ علم دین عطا کیا آپ کی کتب پر مشتمل انوار العلوم کی 40 اور خطبات مجموعہ کی 27 جلدیں اس پر گواہ ہیں۔ اس کی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ تحریریں 75 ہزار صفحات پر پھیلی ہوئی ہیں اور اب دنیا کی کئی زبانوں میں ان کا ترجمہ بھی شائع ہو رہا ہے۔
- دنیا بھر میں اس کے ہزاروں پیروکار تھے تو لاکھوں مخالف اور کروڑوں جانی دشمن تھے۔ اس کے ہر قدم پر رکاوٹیں ڈالی گئیں۔ اس کے ہر فعل کو نفرت کی نگاہ سے
- نیز قطب جنوبی اور براعظہ اشارہ کر کا کو بھی دنیا کا آخری کنارہ سمجھا جاتا ہے۔ وہاں صرف چند سائنس دان رہتے ہیں جو سائنسی تحقیقات کرتے ہیں۔
- کینیڈا کے آپا علاقے میں بلکہ انتہائی شمال کے غیر آباد برفانی علاقوں میں جہاں صرف اطلاعاتی چوکیوں کا عملہ رہتا ہے یا خال خال اسکیموز کی بستیاں ہیں، جماعت نے قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ کے نئے تقسیم کر کے اور اطلاعاتی مرکزوں کی لا سبری یو پوس میں انہیں رکھوا کر قطب شمال کی سمت میں آخری انسانی آبادی تک قرآنی پیغام کی اشاعت کا کارنامہ سرانجام دینے کی توفیق پائی ہے۔
(دورہ مغرب 1400ھ، صفحہ 452-453)
- 5۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ 4 جون 1993ء کو قطب شمالی کے قریب ترین علاقہ نارتخ کیپ پہنچے۔ جو کہ ارض کا بلند ترین مقام ہے۔ حضور نے قافلہ کے ساتھ تاریخ میں پہلی دفعہ مغرب وعشاء اور پھر اگلے دن ساری نمازیں باجماعت یہاں ادا کیں۔ 5 جون کو حضور نے اس جگہ جمع پڑھایا۔ اور باقی نمازیں ادا کیں۔ اس طرح وہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ دجال کے زمانہ میں غیر معمولی بے دن ہوں گے اور وقت کا اندازہ کر کے نمازیں ادا کرنا۔
- 6۔ فوجی جہاں سے ڈیٹ لائن گزرتی ہے اور دنیا کو دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے، اسے بھی کنارہ کہا جاتا ہے۔ اس ڈیٹ لائن سے جماعت احمدیہ کی مسجد 4 کلو میٹر کے فاصلہ پر ہے۔ جزاً فوجی میں قریباً 8 مساجد بن چکی ہیں۔
- 7۔ کہتے ہیں کہ دنیا میں سب سے پہلے سورج جاپان میں طلوع ہوتا ہے۔
- 8۔ بحر الکابل میں موجود ریاست ساموا نے دسمبر 2021ء میں اپنے معیاری وقت کو تبدیل کر دیا ہے اور اس طرح یہ ریاست دنیا میں سب سے پہلے سورج طلوع
- دیکھا گیا۔ اس کے ہر منصوبے کا تمثیر اڑایا گیا۔ اس پر بارہا قاتلانہ حملے کئے گئے۔ اس کے ساتھیوں کو شہید کیا گیا۔ ان کی جائیدادیں لوٹی گئیں۔ ان کی راہ میں روڑے اٹکائے گئے۔ مگر ان سب کے باوجود وہ آگے بڑھتا چلا گیا اور زمین کے کناروں تک شہرت پاتا رہا۔
- زمین کے کناروں سے کیا مراد ہے
اس پیشگوئی کا دلچسپ پہلو یہ ہے کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا، میں زمین کے کناروں سے کیا مراد ہے؟
1. زمین توعرف عام میں گول ہے، اور گول چیز کا کوئی کنارہ نہیں ہوتا۔ اس لئے اس الہام میں زمین کے کناروں سے مراد ہر جگہ ہو سکتی ہے یعنی زمین کے چہ پچے پر تیری تبلیغ پہنچے گی۔
- وہ معروف مقامات جنہیں دنیا کا کنارہ کہا جاتا ہے جہاں آبادیاں ختم ہو جاتی ہیں اور سمندر کا علاقہ شروع ہو جاتا ہے۔
- ناروے کے شہر شون کے شمال میں ایک مقام End of the world کہلاتا ہے۔ اس مقام پر نارویجیں سمندر دنیا کے 20 فیصد حصے کے مالک بھراو قیانوں سے متباہ ہے اور خشکی کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ سکینڈنے یوین ممالک جن میں ناروے، سویڈن اور ڈنمارک شامل ہیں۔ وہاں مشن حضورؐ کے دور خلافت میں کھولا گیا اور اس طرح دنیا کے آخری کنارے تک خدا تعالیٰ نے تبلیغ کو پہنچا دیا۔ بعض احمدی مبلغین نے خاص اس بورڈ کے سامنے ہٹرے ہو کر غیر دوں کو سمجھ موعود کا پیغام پہنچایا۔
- (روزنامہ الفضل لندرن آن لائن 24 مارچ 2022ء)
- قطب شمالی کے قریب واقع ملک فن لینڈ کو دنیا کا آخری سر اکھا جاتا ہے۔ اسی طرح امریکہ، روس، اور کینیڈا کے شمالی علاقوں کو بھی آخری کنارہ کہا جاتا ہے۔
- وہ ”زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا“

ہوتا یکھتی ہے۔

منظوم کلام حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اے مرے مولیٰ مرے مالک مری جاں کی سپر
بنتلائے رنج و غم ہوں جلد لے میری خبر
دسوئی کا دم جو بھرتے تھے وہ سب دشمن ہوئے
اب کسی پر تیرے بن پڑتی نہیں میری نظر
امن کی کوئی نہیں جاہ خوف دامن گیر ہے
سانپ کی مانند مجھ کو کاشتے ہیں بھرو بر
ہاتھ جوڑوں یا پڑوں پاؤں بتاؤ کیا کروں
دل میں بیٹھا ہے مگر آتا نہیں مجھ کو نظر
جبکہ ہر شے ملک ہے تیری مرے مولیٰ تو پھر
جس سے ٹو جاتا رہے بتا کہ وہ جائے کدھر
کام دیتی ہے عصا کا آیت لانقسطُوا
ورنہ عصیاں نے تو میری توڑ ڈالی ہے کمر
کسی میں رہن رنج و مصیبت آ پڑا
سب متع صبر و طاقت ہو گئی زیر و زبر

(کلام محمود، صفحہ 41)

اور تقاریر کو شائع کرنے پر مامور ہے اور ان کے کئی زبانوں میں ترجمے بھی کر رہا ہے۔

آج مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالف بھی اس الہام کی سچائی کی گواہ دیتے ہیں۔ سو شل میدیا پر ایک مولوی صاحب کا ایک کلپ گردش کر رہا ہے وہ کہتے ہیں۔

”ہم ملائیشیا میں گئے وہاں قادیانی ،
انڈونیشیا میں گئے وہاں قادیانی اور دنیا کا آخری
کونا جنوب میں وہاں کیپ ناڈن ساٹھ افریقہ
کا آخری شہر وہاں قادیانی، ہمارے والد صاحب
گئے ہیں اور یہ ہمارے بھائی جاوید گئے ہیں
 شمالی آخری کوناڑا وے وہاں پر قادیانی اور دنیا
کے مشرق میں آخری کنارہ آسٹریلیا، جزائر فجی
وہاں قادیانی۔ دنیا کا مغربی کنارہ گھانا وہاں پر
قادیانی۔“

ان قادیانیوں کو زمین کے کناروں تک پہنچانے کا وعدہ خدا کا تھا اور کوششیں خلافتِ احمد یہ خصوصاً حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تھیں جو بار آور ہوئیں اور خدا کا الہام بڑی شان سے پورا ہوا۔ الحمد للہ

9. دنیا کے کناروں سے ایک مراد یہ بھی لی گئی ہے کہ شمال میں یورپ، مشرق میں ایشیاء، مغرب میں شمالی وسطی اور جنوبی امریکہ، اور جنوب میں افریقہ۔ دنیا کے ان تمام کناروں تک حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام شہرت پاچکا ہے آپ کے وفادار ساتھیوں کے ذریعہ، آپ کے جان ثنا مبلغین اور مریان سسلہ کے ذریعہ، آپ کے خدام، انصار اور لجنے کے ذریعہ، اور سب سے بڑھ کے آپ کے جانشینوں اور خلفاء کے ذریعہ جنہوں نے آپ کے مشن کو ایک لمحہ کے لئے بھی فراموش نہیں کیا۔ اور اس کی تکمیل کے لئے سر دھڑ کی بازی لگائے ہوئے ہیں۔ آپ کے منصوبوں میں نئے رنگ بھر رہے ہیں آپ کی سکیموں میں اضافے کر رہے ہیں۔ آپ کی کتب کے تراجم کروارہ ہے ہیں۔ ان کو پڑھنے کی تاکید کر رہے ہیں۔ اور زمانہ گواہی دے رہا ہے کہ وہ پیشگوئی اور اس کا مصدقہ زمین کے کناروں تک شہرت پاچکا ہے اور تو میں اس سے برکت پار ہیں آپ کے نام سے منسوب ایک ادارہ فضل عمر فاؤنڈیشن آپ کی کتب خطبات، تحریرات



اللہ تعالیٰ کا ذکر ایسی شے ہے جو قلوب کو اطمینان عطا کرتا ہے

قرآن سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ایسی شے ہے جو قلوب کو اطمینان عطا کرتا ہے، فرمایا: أَلَا يَذْكُرِ اللَّهُ تَظْمَئِنُ الْقُلُوبُ (سورۃ الرعد: 29:13) پس جہاں تک ممکن ہو ذکر الہی کرتا رہے اسی سے اطمینان حاصل ہو گا۔ ہاں اس کے واسطے صبر اور محنت درکار ہے۔ اگر گھبرا جاتا اور تھک جاتا ہے تو پھر یہ اطمینان نصیب نہیں ہو سکتا۔... مون جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک تعلق پیدا کر کے استقامت اور صبر کا نمونہ دکھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس پر مہربانی کرتا ہے اور اسے وہ ذوق شوق اور معرفت عطا کرتا ہے جس کا وہ طالب ہوتا ہے۔ (ملفوظات۔ جلد 7، صفحہ 311-312، ایڈیشن 1984ء)

اسلامی جنگوں کی ضرورت اور آداب

مکرم سید طفیل احمد شہباز صاحب مرbi سلسلہ نشر و اشاعت قادیان

کی سزا ہونی چاہئے اور نہ وہ یہ سمجھاتا ہے کہ کسی حالت میں بھی بدی کا مقابلہ نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ ہر دو تعلیمات افراط و تفریط کی راہیں ہیں اور ان پر عمل کرنے سے کبھی بھی امن قائم نہیں رہ سکتا اور نہ اقوام و افراد کے اخلاق کی اصلاح ہو سکتی ہے۔“

(سیرت خاتم النبیین، صفحہ 323-322)

”یہ اسلامی جنگیں سب ایک قسم کی نہ تھیں بلکہ مختلف قسم کے اسباب کے ماتحت وقوع میں آئی تھیں مثلاً بعض لڑائیاں دفاع اور خود حفاظتی کی غرض سے تھیں یعنی ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نشانہ یہ تھا کہ اسلام اور مسلمانوں کو کفار کے مظالم اور تباہی سے بچایا جاوے۔ بعض قیام امن کے لئے تھیں یعنی ان کا مقصد ملک میں فتنہ کو دور کرنا اور امن کو قائم کرنا تھا۔ بعض مذہبی آزادی کے قائم کرنے کی غرض سے تھیں۔ بعض تعزیری رنگ رکھتی تھیں یعنی ان کی غرض و غایبت کسی قوم یا قبیلہ یا گروہ کو ان کے کسی خطرناک جرم یا ظلم و قسم یاد غلبازی کی سزادینا تھی۔ بعض سیاسی تھیں یعنی ان کا مقصد کسی معاهدہ قبیلہ کی اعانت یا اس قسم کا کوئی اور سیاسی تقاضا تھا اور بعض ایسی بھی تھیں جن میں ان اغراض و مقاصد میں سے ایک سے زیادہ اغراض مدنظر تھیں مثلاً وہ دفاعی بھی تھیں اور تعزیری بھی یا سیاسی بھی تھیں اور قیام امن کی غرض بھی رکھتی تھیں۔ وغیرہ۔ ایک بڑا ضروری علم ہے جس کے نہ جانے کی وجہ سے بعض مؤمنین نے ساری لڑائیوں کو ایک ہی غرض کے ماتحت لانے کی کوشش کی ہے اور پھر ٹوکر کھائی ہے۔ اس جگہ یہ ذکر کر دینا بھی ضروری ہے کہ اوپر کی بحث میں ہم نے عام طور پر صرف دفاع اور خود حفاظتی کی غرض کا ذکر کیا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ جہاد کی ابتداء زیادہ تر اسی غرض کے ماتحت ہوئی تھی جیسا کہ ابتدائی قرآنی آیت سے ظاہر ہے اور باقی اغراض بعد میں آہستہ آہستہ حالات کے ماتحت پیدا ہوتی گئیں۔“

(سیرت خاتم النبیین، صفحہ 355-356)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگی اسباب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قرآن کریم کی... آیات کی روشنی میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو

تمرا انبیاء حضرت مرتضیٰ احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب ”سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم“ میں اسلامی جنگوں کی ضرورت اور آداب پر کافی سیر حاصل بحث فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

”جہاد بالسیف کا مسئلہ جس کے ماتحت مسلمانوں کی تلوار نیام سے باہر آئی باوجود درحقیقت ایک بہت صاف اور سادہ مسئلہ ہونے کے ان متقابل خیالات کی وجہ سے جو بدقسمی سے خود بعض مسلمانوں کی طرف سے اس کے متعلق ظاہر کئے گئے ہیں اور نیز بعض غیر مسلم مؤمنین کی تحریرات کی وجہ سے جوانہوں نے مؤمن خیال کی حیثیت سے ہٹ کر ایک متعصب مذہبی مناظر کی حیثیت میں لکھی ہیں ایک نہایت پیچ دار مسئلہ بن گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اسلام نے ابتداء تلوار کے سایہ کے نیچے پرورش پائی جو ہر اس شخص کے سر پر اٹھتی تھی جو اسلام لانے سے انکار کرتا تھا اور مسلمانوں کا یہ مذہبی فرض مقرر کیا گیا تھا کہ وہ تلوار کے زور سے لوگوں کو مسلمان بنائیں۔ یہ خیالِ حقیقت سے کس قدر دور اور صحیح تاریخی واقعات کے کس قدر خلاف ہے؟ اس کا جواب ذیل کے اوراق میں ملے گا۔ حقیقت حال یہ ہے اور اس حقیقت کے شواہد ابھی ظاہر ہو جائیں گے کہ اس ابتدائی زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ نے ابتداء تو پچھ کیا وہ دفاع اور خود حفاظتی میں کیا اور وہ بھی اس وقت کیا جب کہ قریش مکہ اور ان کی انجیخت پر دوسرے قبائل عرب کی معاندانہ کارروائیاں اس حد کو پہنچ چکی تھیں کہ ان سے مقابلہ میں مسلمانوں کا خاموش رہنا اور اپنی حفاظت کے لئے ہاتھ نہ اٹھانا خود کشی کے ہم معنی تھا جسے کوئی عقل مند نظر احسان سے نہیں دیکھ سکتا اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دفاعی جنگ کے دوران جو جو کارروائیاں فرمائیں وہ حالات پیش آمدہ کے ماتحت نہ صرف بالکل جائز اور درست تھیں بلکہ جنگی ضابط اخلاق کا جو معیار آپؐ نے قائم فرمایا وہ آج بھی دنیا کے واسطے ایک بہترین نمونہ ہے جس سے زیادہ سختی اور سزا کی طرف مائل ہونا عدل اور حرم کے منافی ہے اور جس سے زیادہ نرمی اور رعایت کا طریق اختیار کرنا دنیا کے امن کے لئے ستم قاتل۔ درحقیقت اسلام کا داعویٰ ہے کہ وہ فطرت کا نہ ہب ہے اس لئے نہ تو وہ یہ تعلیم دیتا ہے کہ ہر صورت میں ہر گناہ اور ہر جرم

- قیدیوں کے آرام کا اپنے آرام سے زیادہ خیال رکھا جائے۔
(جامع ترمذی۔ ابواب السیر)
- غیر ملکی سفیروں کا ادب اور احترام کیا جائے۔ وہ غلطی بھی کریں تو ان سے چشم پوشی کی جائے۔
(سنن ابو داؤد۔ کتاب الجہاد، باب فی الرسل)
- اگر کوئی شخص جنگی قیدی کے ساتھ سختی کر بیٹھے تو اس قیدی کو بلماعوذه آزاد کر دیا جائے۔
• جس شخص کے پاس کوئی جنگی قیدی رکھا جائے وہ اُسے وہی کھلائے جو خود کھائے اور اُسے وہی پہنانے جو خود پہنے۔
• حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہی احکام کی روشنی میں مزید یہ حکم جاری فرمایا کہ عمارتوں کو گراوڈ اسٹ اور پھلدار درختوں کو کاٹو۔
(مؤطرا امام مالک۔ کتاب الجہاد، باب النہی عن قتل النساء والوالدان فی الغزوات)

ان احکام سے پتہ لگ سکتا ہے کہ اسلام نے جنگ کے روکنے کے لئے کیسی تدابیر اختیار کی ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس عدگی کے ساتھ ان تعلیمات کو جامہ پہنایا اور مسلمانوں کو ان پر عمل کرنے کی تلقین کی۔ ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ نہ موئی کی تعلیم اس زمانہ میں عدل کی تعلیم کھلا سکتی ہے نہ وہ اس زمانہ میں قبل عمل ہے اور نہ مسیح کی تعلیم اس زمانہ میں قابل عمل کھلا سکتی ہے اور نہ کبھی عیسائی دنیا نے اس پر عمل کیا ہے۔ اسلام ہی کی تعلیم ہے جو قبل عمل ہے اور جس پر عمل کر کے دنیا میں امن قائم رکھا جاسکتا ہے۔
...پس اس وقت تک دنیا کا تجربہ ہے اور عقل جس حد تک انسان کی راہنمائی کرتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہی طریقہ صحیح تھا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار کیا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى الْأَئْلَامَ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَحِيدٌ۔

(دیباچہ تفسیر القرآن، صفحہ 283-285)

مزید تعلیمات مسلمانوں کو دیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

- کسی صورت میں مسلمانوں کو مثلہ کرنے کی اجازت نہیں، یعنی مسلمانوں کو مقتولین جنگ کی ہتک کرنے یا ان کے اعضاء کاٹنے کی اجازت نہیں ہے۔
(صحیح مسلم۔ کتاب الجہاد والسیر، باب تامیر الامام الامراء علی البعوث)
- مسلمانوں کو بھی جنگ میں دھوکا بازی نہیں کرنی چاہئے۔
(صحیح مسلم۔ کتاب الجہاد والسیر، باب تامیر الامام الامراء علی البعوث)
- کسی بچے کو نہیں مارنا چاہئے اور نہ کسی عورت کو۔
(صحیح مسلم۔ کتاب الجہاد، باب تحریم قتل النساء والصبيان في الحرب)
- پادریوں، پنڈتوں اور دوسرے مذہبی رہنماؤں کو قتل نہیں کرنا چاہئے۔
(طحاوی کتاب الجہاد، باب فی قتل النساء والصغراء)
- بڑھے کو نہیں مارنا چاہئے، بچے کو نہیں مارنا چاہئے، عورت کو نہیں مارنا چاہئے اور ہمیشہ صلح اور احسان کو مد نظر رکھنا چاہئے۔
(سنن ابو داؤد۔ کتاب الجہاد، باب فی دعاء المشرکین)
- جب لڑائی کے لئے مسلمان جائیں تو اپنے دشمنوں کے مک میں ڈر اور خوف پیدا نہ کریں اور عوام انساں پر سختی نہ کریں۔
(صحیح مسلم۔ کتاب الجہاد، باب فی امر الحبیوش بالتيسير و ترك التتفیر)
- جب لڑائی کے لئے نکلیں تو ایسی جگہ پر پڑاونہ ڈالیں کہ لوگوں کے لئے تکلیف کا موجب ہو اور کوچ کے وقت ایسی طرز پر نہ چلیں کہ لوگوں کے لئے رستہ چلنامشکل ہو جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا سختی سے حکم دیا ہے کہ فرمایا جو شخص ان احکام کے خلاف کرے گا اُس کی لڑائی اُس کے نفس کے لئے ہو گی خدا کے لئے نہیں ہو گی۔
(سنن ابو داؤد۔ کتاب الجہاد، باب ما یؤمر من انضمما العسکر)
- لڑائی میں دشمن کے منہ پر زخم نہ لگائیں۔
• لڑائی کے وقت کو شش کرنی چاہئے کہ دشمن کو کم سے کم نقصان پہنچے۔
جو قیدی پکڑے جائیں ان میں سے جو قریبی رشتہ دار ہوں ان کو ایک دوسرے سے جدا نہ کیا جائے۔
(سنن ابو داؤد۔ کتاب الجہاد، باب فی التفریق بین الصبی)

”جو شخص سختی کرتا اور غصب میں آ جاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں۔“ (ملفوظات۔ جلد 3، صفحہ 104)



ترقی یا ذہنی دباؤ

مکرم عاطف و قاص صاحب

توازن کھو دینا، خبطی، سنگی، وہی وغیرہ کہا جاتا تھا۔ اب اس کو شیزو فیرینیا (Schizophrenia)، بائی پولر ڈپریشن (Bipolar depression)، ہولیسی نیشن (Hallucination) وغیرہ کہتے ہیں۔

کیا ذہنی دباؤ ترقی کا زینہ ہے؟

بحث یہ نہیں ہے کہ نام بدل گئے ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ موجودہ زمانے میں باقاعدہ منصوبہ بندی سے انسان کو زیادہ سے زیادہ ذہنی دباؤ کو برداشت کرنے کا درس دیا جا رہا ہے اور اسے اس بات پر قائل کیا جا رہا ہے کہ ذہنی دباؤ کے بغیر آرام و آسائش اور غیر معمولی مادی ترقی ممکن نہیں۔ اس مقصد کے لئے باقاعدہ حکمت عملی سے ذہنی دباؤ کا خوف کم کر دیا گیا ہے اور ایک انسان یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس کا طرز زندگی اسے ان مسائل کا شکار کر دیگا اپنا زندگی گزارنے کا طریقہ نہیں بدلتا بلکہ ذہنی دباؤ کو وقت کی ضرورت، ترقی کے لئے لازمی شرط مان کر یہ سوچتا ہے کہ مادی ترقی اور آرام و آسائش کی چیزیں ہی صرف اور صرف اس ذہنی تناؤ کو کم کر سکتی ہیں اور اگر خدا خواستہ ذہنی دباؤ نے ایک مرض کی شکل اختیار کر بھی لی تو اس کا مقابلہ ادویات، تحریاپی (Therapy)، یوگا (Yoga)، میوزک (Music)، جم (Gym)، سوینگ (Swimming) وغیرہ سے کر لے گا۔ وہ یہ منصوبہ بندی نہیں کرتا کہ وہ ذہنی دباؤ میں مبتلا ہی کیوں ہو۔ کیونکہ وہ اپنی دنیاوی اشیاء کے متعلق خواہشات، ترقی کے فربی جال اور دوسروں سے مقابلے کی خواہش کو غلط نہیں سمجھتا بلکہ اسے زمانے کے ساتھ چلانا، زمانے کی ترقی

زندگی کے شب و روز کے معمولات، ترجیحات، عمر، مالی حالت اور مقاصد وغیرہ پر ہوتا ہے۔ اگر عمر کی بات کریں تو ایک بچہ اس ذہنی دباؤ کا تجربہ کیسے کر سکتا ہے جو ایک ایسے باپ یا ماں کو ہوتا ہے جو اپنے بچوں کی شادی بیاہ، کیریئر اور صحت وغیرہ کے متعلق پریشان ہوں یا بہت لالچ، حرص وہوس، غیر قوموں کی اندری تقلید وغیرہ ہوتے ہیں۔ یہاں ہم ان ذہنی امراض کی بات نہیں کر رہے ہیں جو پیدائش یا جینیاتی ہوتی ہیں یا حادثات، زندگی کے تعلق مسائل مختلف ہوتے ہیں جن کا زیادہ تر تعلق نوکری، موسم کی شدت (کینیڈا جیسے سرد ممالک میں)، صحت اور قرض وغیرہ سے ہوتا ہے جبکہ تعلیم یافتہ انسان لوگوں کے مسائل کو بھی ایک مسئلہ سمجھتا ہے اور اس طرح اپنے مسائل کی گناہ زیادہ بڑھا لیتا ہے۔ اسی طرح کم آمدی انسانی فطرت کے تقاضوں اور حدود و قیود کو نظر انداز کرنے سے لاحق ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمارا صلح ہے یعنی اس نے ہمیں بنایا ہے تو وہی سب سے بہتر جانتا ہے کہ ہم کیسے اپنے دل و دماغ کو دباؤ سے بچا سکتے ہیں اور کامیاب ہو سکتے ہیں۔ جیسے اشیاء بنانے والی کمپنیاں ان اشیاء کے ساتھ انہیں استعمال کرنے کا ایک ہدایت نامہ دیتی ہیں جسے مینووول (Manual) کہتے ہیں۔ ہماری فطرت کا مینووول ہمارے اندر بھی موجود ہے اور اس کو باہر سے بھی ہدایات دی جا رہی ہیں۔ اندر سے انسانی آلات جیسے ہمارا دل و دماغ، ہماری حیات، ضمیر اور عقل وغیرہ ہمیں مدد دیتے ہیں اور انہیاء اور ان کے ذریعے سے جاری ہونے والا نظام، الہی کتابیں نیمز سائنس، میڈیکل سائنس، معاشرتی علوم کے ماہرین، انسانی نفیسیات کے ماہرین، معاشیات کے ماہرین ہمیں باہر سے ہدایت دیتے ہیں۔

قدیم بلا (Ancient challenge)

یہ ذہنی دباؤ کوئی نئی بلا نہیں ہے جب سے انسان نے معاشرے کی شکل میں رہنا شروع کیا ہے تب سے ہی معاشرے کی شکل میں رہنا شروع کیا ہے تب سے ہی یہ دباؤ موجود ہے۔ بس پرانے زمانے میں اس کے نام اور تھے اور وجوہات مختلف اور نسبتاً کم تھیں۔ اب اس کے بہت سے نام ہیں اور اتنے عجیب و غریب نام ہیں کہ انسان سمجھ ہی نہیں پاتا کہ ان کا مطلب کیا ہے۔ پرانے زمانے میں جب انسان ذہنی دباؤ کے نتیجے میں بیمار ہو جاتا تھا اور عجیب و غریب شکلیں اور ہیوں لے دکھائی دیتے تھے اور آوازیں سنائی دیتی تھیں تو اسے پاگل، نیم پاگل، ذہنی

اس قسم کے ذہنی دباؤ کا انحصار انسان کی پسند ناپسند،

ترجیحات (Priorities)

تحقیقی کام کرنے والوں کا ذاتی مواد (Personal Data) خود سرچ انجن (Google etc) کو فروخت کر دیتے ہیں اس طرح انسان کی زندگی میں آنے والی تبدیلیوں کو باقاعدہ نظر میں رکھتے ہوئے انہیں اشتہار اور پرشش پیش کش بھیجی جاتی ہیں۔ جن کو انسان نظر انداز نہیں کر پاتا اور نہ چاہتے ہوئے بھی خرید و فروخت کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات ہمیں یہ درس دیتی ہیں کہ نہ فضول خرچی کرو اور نہ ہی کنجوں بلکہ اعتدال سے زندگی گزارو یعنی اشتہارات اور دیگر پرشش تحریکات سے متاثر ہونا ایک مون کا کام نہیں۔ چنانچہ آیت

وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسِرِّفُوا وَلَمْ
يَقْتُرُوا وَكَانَ يَبْيَنَ ذَلِكَ قَوْمًا①
(سورۃ افرقان 25:68)

کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”اپنے خرچوں میں نہ تو اسراف کرتے ہیں
نہ تنگ دلی کی عادت رکھتے ہیں اور میانہ روشن
چلتے ہیں۔“

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خدائی، جلد 10، صفحہ 357)
اسی آیت کی تفسیر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”وہی فرمانبردار بندے کہ جب اموال
خرچ کرتے ہیں تو ماں کو نہ بے جا ضائع
کریں اور نہ موقع میں دینے سے کمی دکھاویں
بلکہ خرچ میں پسندیدہ را اختیار کریں۔“

(تصدیق برائین احمدی۔ صفحہ 262)

ذہنی دباؤ میں مالیاتی اداروں کا کردار

دوسری طرف مالیاتی ادارے (Financial Institutes) جیسے بینک اپنا بنس چکانے کے لئے لوگوں کو مسلسل قرض لینے پر قائل کرتے رہتے ہیں۔ تیسرا طرف انسان کو تسلی دی جاتی ہے کہ فلاں درد

تھوڑا تھوڑا منافع کما کر مقررہ اهداف حاصل کئے جائیں۔ اس غرض کے لئے ایک سے بڑھ کر ایک پرشش مختلف راستوں اشتہار، ایک سے بڑھ کر ایک پیشکش، مختلف کم کر کے دھوکہ دینا تاکہ سے لائق دینا جیسے بظاہر قیمتیں کم کر کے دھوکہ دینا تاکہ کسی طرح خریدار دکان تک آجائے، نیز باقاعدہ منصوبہ بندی سے پرانی اشیاء کو بے کار کر کے دکھانا اور خریداری اس پر سے دباؤ کم ہو جاتا ہے۔ لیکن مقابله کی خواہش کے عمل کو آسان تر کرنا وغیرہ شامل ہیں۔

آسان خرید و فروخت

آپ اپنے بستر میں بیٹھے بیٹھے دنیا کی منڈیوں میں گھس کر آن لائن خرید و فروخت کر سکتے ہیں ادا بینگی کے لئے ادھار کا کھاتا یعنی کریڈٹ کارڈ (Credit cards)، لائن آف کریڈٹ (Line of credit) آپ کی جیب میں دھرا ہے نیز آپ جو خریدیں وہ انتہائی کم پیشوں میں آپ کے دروازے پر پہنچا دیا جاتا ہے۔ لیکن اس آسانی کے پیچے جو قیمت ادا کرنی پڑتی ہے وہ ہے ذہنی دباؤ۔ کینیڈا میں جنوری کے وسط میں آنے والے سوموار کو یا سیت کا سوموار (Blue Monday) کہا جاتا ہے کیونکہ کرسمس کی چھٹیوں میں نئے سال کے موقع پر ڈھیروں ڈھیر لائق دینے جاتے ہیں اور ڈھیروں ڈھیر خرید و فروخت کی جاتی ہے جس کے نتیجے میں کریڈٹ کارڈز کے بل آنا شروع ہوتے ہیں نیز شدید سرد موسم، دھوپ نہ ہونا انسان کو پہلے ہی ادا کئے ہوئے ہوتا ہے۔ پس ایک کریڈٹ دوسرا نیم چڑھاوالی بات ہو جاتی ہے اور انسان شدید ذہنی دباؤ میں بیٹلا ہوتا ہے۔

اشتہارات اور انسانی نفیات

دنیاوی اشیاء کے اشتہارات کو پرشش بنانے کے لئے باقاعدہ انسانی نفیات کے ماہرین سے مشورہ کیا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ عقل مند سے عقل مند انسان بھی ان منڈیوں کے جادو کا شکار ہو رہا ہے۔ عقل مند انسان کو گھیرنے یا اسراف پر مائل کرنے کے لئے اسی میعاد کے عقلی حر بے استعمال کئے جاتے ہیں۔ جیسے انٹرنیٹ پر ڈھیروں ڈھیر اشیاء (In Bulk) کو بیچ کر ہر چیز سے

کی رفتار کے ساتھ ترقی کرنا سمجھتا ہے۔ مثلاً ایک مناسب زندگی گزارنے کے لئے اعتدال میں رہتے ہوئے محنت و مشقت کے دن، گھنٹے کم کئے جاسکتے ہیں۔ اور جسم، دل و دماغ اور اعصاب کو آرام دلایا جاسکتا ہے اور یہ ایک سادہ منطق ہے کہ جب آپ کسی چیز کو آرام دلاتے ہیں تو اس پر سے دباؤ کم ہو جاتا ہے۔ لیکن مقابله کی خواہش لئے بغیر انسان ترقی کریں نہیں سکتا۔

ذہنی دباؤ قضاو قدری

سرمایہ دارانہ نظام کی تشہیر کا نتیجہ

آج کا انسان اس دباؤ کو قضاو قدر سمجھ کر اپنارہا ہے۔ جبکہ اس غیر فطری اور غیر معقول دنیاوی ترقی کی خواہش کو اللہ تعالیٰ انسان کا کھایا ہوا ایک دھوکہ سمجھتا ہے۔ پس وہ فرماتا ہے:

إِعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا^②
لَعْبٌ وَلَهُوَ وَزِينَةٌ وَّتَفَاخُرٌ
بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ
وَالْأَوَالَادِطٍ (سورة الحمد 21:57)

ترجمہ: جان لوکہ دنیا کی زندگی محض کھیل کوڈ اور نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کا ایسا ذریعہ ہے جو اعلیٰ مقصد سے غافل کر دے اور سچ دھج اور باہم ایک دوسرے پر فخر کرنا ہے اور اموال اور اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرنا ہے۔

ان دنیاوی اشیاء کی طرف انسان کی مسلسل بڑھتی ہوئی کشش کی ایک وجہ یہ ہے کہ دنیا کی چمکتی دمکتی اشیاء بنانے والے سرمایہ دار (Capitalists) بھی اس دباؤ کو کم ہونے نہیں دیتے کیونکہ سرمایہ دارانہ نظام (Capitalism) اس بات پر لیکن رکھتا ہے کہ ایک ہی چیز سے زیادہ سے زیادہ منافع کمانے سے بہتر ہے کہ ڈھیروں ڈھیر اشیاء (In Bulk) کو بیچ کر ہر چیز سے

ہیں۔ جب کہ اسلام کی نظر میں سوائے اشد مجبوری یا ضرورت کے قرض لینے کو ناپسند کیا گیا ہے۔

پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ 13 اگست 2004ء میں ادھار یا قرض کی ناپسندیدگی کے متعلق حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں:

ادھار اور خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نمونہ

”ادھار کے ضمن میں مجھے ایک واقعہ یاد آگیا۔ کسی نے مجھے بتایا کہ ایک دفعہ شروع میں جب ربوبہ آباد ہوا ہے، چند ایک اس وقت ربوبہ میں دکانیں ہوتی تھیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بازار سودا لینے کے لئے گئے، ان کے ساتھ خدمتگار تھا۔ تو میاں صاحبؒ نے بازار سے کچھ سودا خریدا۔ جب رقم کی ادائیگی کرنے لگے تو رقم دیکھی تو پوری نہیں تھی۔ خیر جو صاحب ساتھ تھے، جو خدمتگار ساتھ تھے انہوں نے وہ رقم ادا کر دی اور سامان کا بیگ اٹھالیا۔ گھر پہنچنے تو انہوں نے وہ بیگ اندر دینا چاہا تو میاں صاحبؒ نے کہا۔ نہیں تھہریں، دروازے کے باہر رکھیں۔ میں آتا ہوں۔ اندر گئے اور اندر سے جا کے رقم لے کر آئے اور ان کے ہاتھ پر رکھ دی اور پھر سامان کا تھیلا پکڑ لیا اور فرمایا کہ اب مجھے دے دو کیونکہ جب تک میں نے تمہیں پیسے نہیں دیئے تھے، یہ سامان میرا نہیں تھا۔ یہ تمہارا تھا اور اب پیسے میں نے ادا کر دیئے ہیں، اس لئے یہ اب مجھے دے دو۔“

(خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ 13 اگست 2004ء الاسلام)

(اردو لائبیری، خطبات جمعہ)

نہیں کر لیتا تک مزید قرض نہیں لیتا۔ یعنی وہ سمجھ دار اور دانا ہے۔

کریڈٹ یعنی ادھار

ہمارے دور میں قرض دینے والا ساہو کار ہر وقت نہ صرف ہماری جیب میں بیٹھا رہتا ہے بلکہ اس کے حق میں میڈیا پر تقریریں کی جاتی ہیں کہ بہت نیک، رحم دل، آسان اقسام، کم سود پر قرض دینا والا ساہو کار (Capitalist) ہے جلدی کریں کہیں وہ اپنی دکان بند نہ کر دے۔ اس کو کریڈٹ یا لائن آف کریڈٹ (Credit or line of Credit) یعنی ادھار کا سودی کھلانا۔ دوسرا طرف ہمیں مسلسل یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ وہ پریشانی سڑیں، ذہنی دباؤ جو قرض چڑھنے سے ہوتا ہے اس کا یہ عمل موجود ہے۔ یعنی ذہنی دباؤ کا باعث بننے والے ہی ہمیں ذہنی دباؤ سے ہوشیار کرنے کے بہانے اس کا علاج بتاتے ہیں۔ میڈیٹیشن (Meditation)، یوگا (Yoga)، بھاگنا (Jogging)، اور طبی ماہرین سے رجوع کرنے کی مثل سے کچھ روشنی ڈالتے ہیں اس کی مثل یہ ہے کہ ایک دانا شخص جب کوئی قرض لیتا ہے تو جب تک وہ نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہوتا ہے نیزان ادویات کی بآسانی فراہمی یقینی بنائی جاتی ہے۔

پس اس کے نتیجے میں ہم قرض کو نہ صرف ایک معمولی بات سمجھ لیتے ہیں بلکہ اس بات کے قائل ہو جاتے ہیں کہ ادھار کے بغیر تو گھر بار، گھر کا جدید سازو سامان، آرام و آسائش کا حصول ممکن ہی نہیں کیونکہ ہم صبر، قناعت اور تحمل سے کام نہیں لینا چاہتے کیونکہ ہمیں دوسروں سے مقابلہ کرنا ہے اور جلد اپنے گھر کو، گاڑی کو اور تمام گھیجیں (Gadgets) کو اعلیٰ معیار پر لانا ہے وگرنہ تو ہم لوگوں کی نظر میں غیر ترقی یافتہ رہ جائیں گے۔ پس ہم ایک وقت میں کئی کئی دکانوں اور مالیاتی اداروں کے مفروض ہونے کو ایک عام بات سمجھتے ہیں اسے قرض لینا پڑ جائے تو جب تک ایک قرض ادا

کا یہ حل ہے اور فلاں دکھ کی یہ دوا ہے۔ پس ان ممالک میں رہنے والے احمدیوں کو سرمایہ داروں کی اس منصوبہ بندی کو سمجھنا ہو گا جو نہ صرف انہیں دین سے دور کرنے کا باعث ہے بلکہ انہیں مالی طور پر بھی کمزور کر رہی ہے کیونکہ آپ جتنا زیادہ خرچ کریں گے اتنی ہی کم بچت کریں گے بلکہ مفروض ہو جائیں گے اور اس طرح آپ کی مالی حالت محض اس ادھار کی طاقت پر منحصر ہو گی جو کریڈٹ کے نام پر آپ کو دکھائی جاتی ہے۔

ادویات کے بل پر ذہنی دباؤ بڑھانا

اسی طرح ذہنی دباؤ کی ادویات کا معاملہ ہے آپ مانیں یا نہ مانیں مگر یہ حقیقت ہے کہ ذہنی دباؤ کی ادویات پر بھروسہ کر کے انسان لا شعوری طور پر اپنے لئے بہت سے ذہنی امراض خود پیدا کر رہا ہے۔ یاد رکھیں کہ یہاں ادویات پر بھروسہ کر کے ذہنی دباؤ کو بڑھنے دینے کی بات ہو رہی ہے یعنی اس کا مطلب یہ نہیں کہ ایسی ادویات مرض کی صورت میں اور معانع کے تجویز کرنے پر استعمال نہیں کرنی چاہیئے۔ اس مسئلے پر ایک دانا شخص کی مثل سے کچھ روشنی ڈالتے ہیں اس کی مثل یہ ہے کہ ایک دانا شخص جب کوئی قرض لیتا ہے تو جب تک وہ اسے ادا نہیں کر لیتا وہ ایک ذہنی دباؤ کا شکار رہتا ہے اور وہ ذہنی دباؤ فطری ہوتا ہے یعنی انسان کو ذہنی امراض میں مبتلا نہیں کرتا بلکہ وہ اس کے لئے ایک نعمت ہے جو اسے خطرے سے آگاہ کرتی رہتی ہے۔ وہ اس ذہنی دباؤ کو غائب کرنے یا نظر انداز کرنے کے لئے ادویات استعمال نہیں کرتا اور نہ ہی قرض لینے کی آسانی اسے قرض جیسے بوجھ کو ایک مزیدار کھانا بنائے کر دکھاتی ہے اس لئے وہ سوائے اشد مجبوری کے قرض لیتا ہی نہیں اور اگر لیتا ہے تو اپنی آمدی سے اس کی نسبت قائم رکھتا ہے یعنی اتنا قرض لیتا ہے جتنا وہ کما کر اتنا سکتا ہے نیزوہ بچت کے ذریعے اپنی قوت خرید بڑھاتا ہے اور اگر انتہائی مجبوری میں اسے قرض لینا پڑ جائے تو جب تک ایک قرض ادا

کے بارہ میں فرمایا:
 فَإِنَّ مَعَ الْعُشْرِ يُسَرًا ۚ إِنَّ مَعَ
 الْعُشْرِ يُسَرًا ۚ (سورۃ الانشراح ۶: ۷-۹)
 ترجمہ: پس یقیناً تنگی کے ساتھ آسائش ہے۔
 یقیناً تنگی کے ساتھ آسائش ہے۔

یعنی تنگی اور آسائش ایک دوسرے کے بعد آتے رہتے ہیں۔ یہ ایک قانون قدرت کا بیان ہے۔ اور ہم دیکھ سکتے ہیں کہ یہ قانون ہماری زندگی کے ہر پہلو پر لاگو ہو رہا ہے۔ کبھی صحت ہے کبھی بیماری ہے۔ کبھی خوشی یا کبھی غمی، کبھی مسائل۔ کبھی رزق کی فراوانی ہے کبھی تنگی۔ پس اس نشیب و فراز والی زندگی میں اعتدال اور قناعت ہی وہ خط مقتضی ہے جس پر چل کر ہم انتہائی پستی اور انتہائی فراغی سے نج سکتے ہیں کیونکہ دونوں ہی انسان میں غیر فطری خواہشات، اور جذبات پیدا کر دیتی ہے۔ پستی، کفر کی طرف لے جاتی ہے یعنی انسان پہلے تو اللہ تعالیٰ سے شکوئے گلے کرتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ ایک طرح کی دہریت سی پیدا ہونے لگتی ہے اور ہوس، لامع اور غیر فطری مشقت سے حاصل کیا گیا مال یا قرض اور ادھار لے کر کیا گیا اسراف تکبر، دکھاوے، مقابلہ بازی اور بے ایمانی کی طرف لے جاتا ہے۔

غیر فطری محنت و مشقت

غیر فطری محنت و مشقت سے مراد کاروبار یا روزگار متعلق وہ مصروفیات اور سرگرمیاں ہیں جن کی خاطر انسان خدا تعالیٰ اور مخلوق کے حقوق نظر انداز کرنے لگتا ہے۔ جیسے نمازوں نہ پڑھنا، جمعہ نہ پڑھنا، پنڈے نہ دینا۔ رشتہ داروں سے نہ مانا، بیماروں کا احوال نہ پوچھنا۔ اسی طرح اولاد کو وقت نہ دینا، ان کی تربیت پر توجہ نہ دینا بلکہ دنیاوی اشیاء جیسے مہنگی ویڈیو گیمز، مہنگی ڈیوائرس، بڑی بڑی سکرینیوں، مہنگے کپڑوں، جوتوں، مہنگے اور مضر کھانوں (Junk food) وغیرہ سے انہیں مطمئن کرنے کی کوشش کرنا۔ اس کے نتیجے میں اولاد ان چیزوں

فیصلہ ہوتا ہے۔ جس کی کئی وجہات ہیں۔ انسانی زندگی میں سیاسی، معاشری، جغرافیائی حالات ہر وقت تبدیل ہو رہے ہیں۔ انسان اور اس کا مال و متعاق، اولاد، بیوی سب فانی ہیں اور متغیر ہیں یعنی فنا کا مطلب یہ نہیں کہ کوئی وفات ہی پا جائے بلکہ فنا کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ یہ سب کچھ ایک ہی حالت میں نہیں رہتا اور نہ انسان خود بہت جلد ہی کمزور پڑ جاتے ہیں۔

اس صورت حال میں پھنس کر ہم میں سے بعض ادویات کی بجائے پہلے نشہ آور اشیاء استعمال کرتے ہیں جیسے ماریوانا (Marijuana)، الکول (Alcohol)، تمباکو نوشی (Smoking) وغیرہ۔ ہم ذہنی دباؤ کی ادویات سے کہیں نہ کہیں خوف زدہ بھی ہوتے ہیں کہ وہ ہمیں پاگل کر دیں گی۔ ان ادویات یا نشہ آور اشیاء کے استعمال سے ہم مست اور کم ہمت ہوتے جاتے ہیں پھر جب ہمیں جماعتی، معاشرتی اور خاندانی سرگرمیوں اور ذمہ داریوں کی طرف بلا یا جاتا ہے تو ہم پس و پیش کرتے ہیں اور ایک طرح کا غصہ ہمارے اندر پیدا ہونے لگتا ہے یہی وہ وقت ہوتا ہے جب بندے اور خدا کے تعلق میں رخنہ پیدا ہوتا ہے کیونکہ شیطان ہمارے اندر بذرخی، اعتراضات اور شکوک پیدا کرنے لگتا ہے۔ آپ خود جائزہ لے سکتے ہیں کہ جب ہم مالی مشکلات میں پھنس کر مایوس اور پریشان ہوں تو ہمیں عبادت، مالی قربانی اور جماعت کو وقت دینا کتنا ناگوار گزرتا ہے۔ ایسا نہیں کہ ہمیں جماعت سے پیار نہیں ہوتا یا ہم اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دور ہو جاتے ہیں۔ نہیں، بلکہ ہمیں اپنے دل و دماغ پر قابو نہیں ہوتا۔ پس ایسی خطرناک حالت میں پھنسنے سے پہلے ہی ہمیں اقدامات کرنے ہوں گے۔

سمائی کے بھروسے قرض لینا اور تغیرات دنیا
 کریڈٹ یعنی ادھار یا قرض کے ذریعے اپنی خواہشات کو پورا کرتے چلے جانا اور یہ خیال کہ مزید کمائیں گا اور سب ادھار چکا دوں گا۔ یہ بھی ایک احتمانے

گھر میں ان موضوعات پر بات کریں اور بات کرتے وقت یاد رکھیں کہ جو بری عادتیں ایک لبے عرصے میں پڑ گئیں ہیں وہ ایک دم سے نہیں بدل جائیں گی نیز آپ کو مخالفت، نافرمانی، اور بغاوت جیسے دشمن بھی گھیر سکتے ہیں۔ پس آپ نے انتہائی صبر و تحمل سے کام لینا ہے، غصہ نہیں کرنا، طنز یہ انداز میں بات نہیں کرنی، ایکدم سے کسی کو ناقابل اصلاح قرار نہیں دینا، یہ نہیں کہنا کہ یہ انسان بن ہی نہیں سکتا بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء کی طرح برداشت، صبر و تحمل، دعا اور سب سے بڑھ کر اپنے آپ کو بدل کر اہل خانہ کو بدلتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بہترین نمونہ

آپ دیکھ سکتے ہیں کہ جماعت پر کس قدر بڑے بڑے ابتلاء آتے رہے ہیں اور آتے ہیں۔ جیسے 2010ء میں ایک سو شہداء نے لاہور کا واقعہ ہوا اور ابھی برکینا فاسو میں 9 شہداء تیں ہوئیں۔ مگر ہمارے پیارے امام سیدنا خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیسے ان ابتلاءوں سے جماعت کو یقین مٹکم، صبر، دعا اور وقار کے ساتھ لے کر گزر جاتے ہیں۔ کسی بھی بڑے حادثے کے بعد جب آپ جماعت کے سامنے آتے ہیں تو وہی پروقار نور انی چہرہ، وہی بھٹنڈے میٹھے بہتے پانی کے چشمے جیسی آواز وہی توکل علی اللہ سے بھر پور اٹھتے قدم پس ہمارا روں ماڈل ہمارا امام ہمیں اپنے اسوہ سے یہ سب سکھا رہا ہے ہمیں بھی اسی طرح اپنے گھر کے افراد میں یہ شعور اور قوت عمل پیدا کرنی ہے ان میں وہ صبر و قناعت، بردباری، دوراندیشی پیدا کرنی ہے جو انہیں دنیا کا رہنمایا نہ کہ وہ اندھی تقیید جو انہیں دنیا کی کئی ارب بھیڑوں میں سے چند بھیڑیں بنادے۔ احمدی بچوں اور خواتین میں خدا تعالیٰ کے نفضل سے غیر معمولی صلاحیتیں ہیں۔

(بقیہ صفحہ 33)

آؤ لوگو کہ تیہیں نورِ خدا پاؤ گے !!
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے
(درشیں اردو، صفحہ 12)

حل مشکلات

ابھی تک اس موضوع پر بات ہوئی ہے کہ ذہنی دباؤ کیسے ہم سیہر لیتے ہیں یا اپنے اوپر وارد کر لیتے ہیں۔ گویا ہم مشکلات خود مول لے لیتے ہیں۔ لیکن اگر انسان یا اس کے گھر کے افراد اس راستے کو اپنا چک ہیں جہاں ذہنی دباؤ، ذہنی امراض پر ختم ہوتا ہے تو کیا کرنا چاہیے۔ تو یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ جب ہم تیز رفتاری سے کسی بھی سواری پر سفر کر رہے ہوں اور سفر کرتے ہوئے کافی وقت بھی ہو گیا ہو تو ہم تیزی سے اپنارخ نہیں موڑ سکتے کیونکہ اس طرح حادثات پیش آ جائیں گے۔ پس اگر آپ یہ مضمون پڑھنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچ ہیں کہ آپ کو اپنا طرز زندگی بدلنے کی اشد ضرورت ہے تا کہ آپ خود کو اور اپنے پیاروں کو ذہنی دباؤ، مالیوں، دہریت، گمراہی وغیرہ سے بچا سکیں تو سب سے پہلے ایک مضبوط ارادہ کریں کیونکہ ہمارے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

(صحیح البخاری۔ جلد 1، صفحہ 2 باب کتاب بدء الوج)

کہ اعمال کی کامیابی اور ناکامی کا انحصار نیت پر ہوتا ہے۔ اس کے بعد اس مضمون کے نتیجے میں پیدا ہونے والے شعور کو بڑھانے کے لئے اہل علم لوگوں سے اپنا تعلق بڑھائیں۔ یعنی پہلے گھر کا سر برآ ہونے کی حیثیت سے آپ کو اس منصوبے کی مکملی کے لئے تمام ضروری اوزار چاہیں۔ سب سے پہلے اپنارخ تبدیل کریں اور اپنے دل و دماغ کو ایک مطمئن، صبر و شکر والی، قناعت والی حالت میں لانے کی کوشش کریں۔ اس کوشش کے لئے دعا کریں۔ اپنا علم بڑھائیں اور صدقہ و خیرات کریں نیز حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں باقاعدگی سے دعا کے لئے خطوط لکھیں۔ اس کے بعد

کی عادی ہو جاتی ہے انہیں خوشگوار زندگی کے لئے لازمی سمجھنے لگتی ہے اور اس کی نظر میں دیگر چیزیں جو سنجیدہ نوعیت کی ہوتی ہیں انہیں کرنے کی نہ تو ہمت رہتی ہے نہ لگن۔ کیونکہ وہ ان چیزوں کو اہم ہی نہیں سمجھتے اور ایک غیر سنجیدہ سی شخصیت بن جاتے ہیں جنہیں صرف کھلینا، تفریح کرنا، سونا اور کھانا پسند ہوتا ہے اور مزید یہ کہ وہ اعلیٰ چیزیں بظاہر اتنی رنگیں، دلچسپ اور چمکدار نہیں ہوتیں کہ سنجیدہ کوشش کے بغیر اپنی طرف کھینچ لیں ان کی اصل افادیت نسبتاً گہری اور دیر پا ہوتی ہے اس لئے ان کی طرف بچوں میں ذوق و شوق پیدا کرنا باقاعدہ ایک مجاہدہ چاہتا ہے۔ وہ اعلیٰ چیزیں یہ ہیں والدین کو وقت دینا، ان کی مدد کرنا، گھر کی صفائی کرنا، کوڑا کر کس بابر بنز میں ڈال کر آنا، مہمان نوازی، نماز کی ادائیگی، تلاوت قرآن کریم، اعلیٰ تعلیمی کارکردگی، احلاسوں، تربیتی پروگراموں میں شرکت، حضور انور کے خطبات توجہ سے سنتا، اور ان مجالس کو دیکھنا اور ستا جن میں حضور انور نفس نیس شامل ہوتے ہیں اور اپنا انتہائی قیمتی وقت اور بالدرکت صحبت عطا کرتے ہیں۔ غیر سنجیدہ سرگرمیاں آہستہ آہستہ انسان میں ذہنی دباؤ، نظر کی کمزوری، یادداشت کی کمزوری، توجہ مرکوز رکھنے میں مشکلات پیدا کرتی ہیں کیونکہ وہ بہت دلچسپ ہونے کے باعث اپنا عادی بنایتی ہیں اور انسان کی صحبت اور دماغی و اعصابی صلاحیتوں کو گویا ایسے کھاتی ہیں جیسے لکڑی کو دیکھ کھا جاتی ہے۔ پس ایک احمدی کو بہت عقلمند اور ہوش مند ہونا چاہیے کیونکہ اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق مل گئی ہے۔ آپ کی تعلیمات، آپ کے خلفاء مل گئے ہیں۔ جسے کوئی بتانے والا نہ ہو، کوئی بچانے والا نہ ہو وہ گرے تو گرے لیکن جسے ہر طرف سے بتایا جائے، بچایا جائے وہ کیوں گرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

میری پیاری باجی شمشی کا مختصر ذکرِ خیر

مختمه و سیم اختصاری

بھی تھے) نے سخت نامصائب حالات میں احمدیت قبول کی اور انہیں شدید اذیت کا سامنا کرنے پا۔ مگر وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ثابت قدم رہے۔ کوئی بھی رکاوٹ ان کے ایمان کو متزلزل نہ کر سکی۔ مشکلات، مصائب، آفات اور تکالیف کے باوجود احمدیت کی شمع کو روشن رکھا۔ آپ اور آپ کی اہلیہ مختتمہ سردار بیگم صاحبہ مرحومہ (جو کہ ہماری خالہ تھیں) حلقہ اسلامیہ پارک لاہور کے تابعیت صدر تھے۔ ان دونوں کو جماعت احمدیہ سے جنون کی حد تک لگاؤ تھا یہاں تک کہ انہوں نے اپنی رہائش گاہ (15 انور سٹریٹ اسلامیہ پارک، لاہور) کے ساتھ مسجد تعمیر کروائی اور ان کی وصیت تھی کہ ان کا گھر جماعت کو وقف کر دیا جائے۔ انہیں احمدیت کی خدمات کے لئے ہمیشہ یاد رکھا جائے گا جو کہ ان کی اولین ترجیح تھی۔

باجی مرحومہ اپنی فیلمی کے ہمراہ اسی گھر میں رہائش پذیر تھیں۔ باجی نے بھی اپنی رہائش گاہ کو جماعت کی سرگرمیوں کا مرکز بنائے رکھا۔ یہاں باقاعدگی سے لجنات کے اجلاس منعقد ہوتے تھے۔

جماعۃ المبدک کو جب مسجد نمازیوں سے بھر جاتی تو آپ کے گھر کا ایک حصہ نمازیوں کے لئے کھول دیا جاتا تھا جہاں نماز کی ادائیگی کی جاتی تھی۔

2006ء میں باجی مستقل سکونت کے لئے کینیڈا روانہ ہوئیں تو جاتے وقت ہمارے خالہ / غالو کی وصیت کے مطابق وہ گھر جماعت کے حوالے کر دیا۔ آج کل وہ گھر ماشاء اللہ جماعت کی سرگرمیوں کا گھوارہ ہے۔ ہمارے پیارے خالہ زاد بھائی مکرم عبد الماجد چودھری

کردار ادا کیا جو کہ ناقابل فراموش ہے۔

میرے بہنوئی (جو کہ میرے خالہ زاد بھائی بھی تھے) اور بادی کے شریک حیات چودھری عبد الرشید صاحب ویلڈوکیٹ مرحوم ایک مخلص احمدی تھے۔ وہ ایک کامیاب وکیل مانے جاتے تھے۔ آپ باغ و بہار شخصیت کے مالک تھے جس محفل میں جاتے وہاں لوگوں کے دل جیت لیتے تھے۔ آپ ایک محبت کرنے والے شوہر، بابا اور بھائی تھے۔ مجھے ہمیشہ اپنی چھوٹی بہن کی طرح سمجھتے تھے اور کبھی بھی بھائی کی کی کا احساس نہ ہونے دیا۔ مگر افسوس زندگی نے آپ سے بھی وفات کی اور 1984ء میں صرف 53 سال کی عمر میں اپنے خالق تھیقی سے جا ملے۔ میری باجی جوانی میں ہی بیوہ ہو گئیں۔ شوہر کے بغیر اکیلے زندگی گزارنا باجی کے لئے ایک بہت بڑا چلنگ تھا۔

لیکن باجی نے ہر طرح کے مشکل حالات کا بڑی بہادری سے سامنا کیا۔ اولاد کی تعلیم و تربیت میں کسی قسم کی کمی نہیں رہنے دی۔ بچوں کو اعلیٰ تعلیم سے نواز اور ان کو بابکی کمی محسوس نہ ہونے دی۔

ہمارے نانا چودھری محمد اسماعیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ جن کا شمار 313 صحابہ کرام میں ہوتا ہے اور وہ جلسہ سالانہ قادیانی کے لنگرخانہ کے انچارج ہوا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ جید عالم دین تھے اور ان کا شمار اکابر علماء میں ہوتا تھا۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ باجی مرحومہ کے خسر

مختتمہ النساء صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری عبد الرشید صاحب ایڈوکیٹ مرحوم 25 دسمبر 2022ء کو 85 سال کی عمر میں اپنے خالق تھیقی سے جا ملیں۔ اَنَا لِلّهِ وَ اَنَا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اُسی پاے دل توجہ فدا کرا 26 دسمبر کو مسجد بیت الحمد مسیس ساگا میں مکرم آصف احمد خان مجاهد صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں خواتین و احباب نے شرکت کی۔ 28 دسمبر کو بریمپشن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین کی گئی اور مکرم طارق احمد خان صاحب نے دعا کروائی۔

میری پیاری اکتوپتی باجی کا نام مختتمہ النساء تھا مگر وہ باجی شمشی کے نام سے جانی جاتی تھیں۔ باجی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نیک، صالح، صوم صلوٰۃ کی پابند، خوش مزاج، ملنسار، مہمان نواز، غریب پرور، خیر خواہ اور دعا گو خاتون تھیں۔ وہ اپنوں اور غیروں کے لئے انتہائی ہمدردی کا جذبہ رکھتی تھیں۔ باجی ایک پرکشش شخصیت کی مالک تھیں جو ایک دفعہ اُن کو متاثر، اُن کا گرویدہ ہو جاتا۔ وہ بہت محبت کرنے والی ماں، بہن، خالہ، ساس، دادی اور نانی تھیں۔

دنیا میں کچھ غم ایسے ہوتے ہیں جن کا مد او وقت بھی نہیں کر سکتا۔ ایک ایسا ہی غم ہماری والدہ مختتمہ اقبال بیگم صاحبہ مرحومہ کی وفات کا تھا۔ والدہ مختتمہ کی وفات کے بعد ایسا محسوس ہوا کہ جیسے میری دنیا اندر ہیو گئی ہو۔ اُن حضرت عبد الرحیم صاحب مرحوم (جو کہ ہمارے خالو مشکل حالات میں پیاری باجی نے میرے لئے ماں کا

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد میں

ذات گو نہاں ہوئی اُس کی
بات پچھی کہاں کہاں اُس کی

وہ جگر گوشہءِ مسیح زماں
آگئی یاد ناگہاں اُس کی

لاکھ قندوں بات کے ٹکڑے
ایک شیریں زباں اُس کی

دین احمد کے ان گنت صدے
اور تہا بس ایک جاں اُس کی

گلشن دین کو کر گئی شاداب
ہم نشیں چشم خُوفشاں اُس کی

ہم تو اسلام کے سپاہی ہیں
اور ہم ہیں نشیاں اُس کی

آج گو ہم میں وہ نہیں موجود
تیر اُس کے ہیں اور کمال اُس کی

ڈنہوں سے یہ جا کے کہہ دیجئے
فونج ہے اب روائی دواں اُس کی

شاہ یثرب کا بول بلا ہے
اور ہے روح شادمان اُس کی

مخصر سی حیات تھی لیکن
کلتی لمبی ہے داستان اُس کی

مکرم محمود الحسن ایمن آبادی صاحب

صاحب آف مس ساگاولد چوہدری عبدالرحیم صاحب
مرحوم (جو کہ باجی کے دیوار بھی ہیں) سے میرا اور باجی
کا بہت پیار و محبت کارشہ ہے چونکہ ہمارا کوئی بھائی نہیں
تھا۔ ہم نے انہیں ہمیشہ اپنا چھوٹا بھائی سمجھا اور انہوں
نے بھی ہمیشہ ہم دونوں کو بڑی بہنوں کا درجہ دیا۔ مکرم
عبدالماجد چوہدری صاحب جماعت کے ایک بہت مخلص
اور سرگرم رکن ہیں۔ ایک عرصہ تک مسجد میں اذان کے
فرائض سر انجام دیتے رہے مگر اب کچھ سالوں سے بیار
ہیں۔ احباب سے اُن کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی
درخواست ہے۔

آسمان تیری لد پہ شبنم انشانی کرے
سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

بقیہ از ترقی یا ذہنی دباؤ

یعنی آپ کو ایک زرخیز زمین ملی ہے جس کا باعث
حضرت مسیح موعو علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت ہے اور نظام
خلافت کے لامحدود احسانات ہیں جو باشر کی طرح مسلسل
برس رہے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب
کو اپنی پناہ میں لے اور دور جدید کے ان فریبوں
سے بچا لے جن سے بچا صرف اور صرف اس کی رحمت
اور مدد پر منحصر ہے۔ آمین!

باجی کے پسمند گان میں تین بیٹے مکرم ڈاکٹر ہارون
رشید چوہدری صاحب آف آسٹریلیا، مکرم ڈاکٹر ہمایوں
رشید چوہدری صاحب آف مس ساگا، مکرم عامر رشید
چوہدری صاحب آف مس ساگا اور ایک بیٹی محترمہ
سعدیہ خان صاحبہ آف مس ساگا شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اولاد کو ایک طویل عرصہ
اپنی والدہ کی خدمت کی توفیق ملی۔ باجی مرحومہ کی اولاد
نہایت سعادت مند اور خدمت گزار ہے۔ خدا تعالیٰ ان

مبارک وہ لوگ جو... اپنے رب کریم کو یاد رکھتے ہیں اور زمین پر غربی سے چلتے ہیں

مبارک وہ لوگ جو اپنے تین سب سے زیادہ ذمیل اور چھوٹا سمجھتے ہیں اور شرم سے بات کرتے
ہیں اور غریبوں اور مسکینوں کی عزت کرتے اور عاجزوں کو تعظیم سے پیش آتے ہیں اور کبھی
شرارت اور تکبیر کی وجہ سے ٹھٹھا نہیں کرتے اور اپنے رب کریم کو یاد رکھتے ہیں اور زمین پر
غربی سے چلتے ہیں۔ سو میں بار بار کہتا ہوں کہ ایسے ہی لوگ ہیں جن کے لئے نجات طیار کی گئی
ہے۔ جو شخص شرارت اور تکبیر اور خود پسندی اور غرور اور دنیا پرستی اور لالج اور بد کاری کی دوزخ
سے اسی جہان میں باہر نہیں وہ اس جہان میں کبھی باہر نہیں ہو گا۔ میں کیا کروں اور کہاں سے
ایسے الفاظ لاؤں جو اس گروہ کے دلوں پر کارگر ہوں۔ خدا یا مجھے ایسے الفاظ عطا فرماؤ ایسی
تقریریں الہام کر جو ان دلوں پر اپنانور ڈالیں اور اپنی تریاقی خاصیت سے ان کی زہر کو دور
کر دیں۔ (شہادۃ القرآن۔ روحانی خزانہ، جلد 6، صفحہ 397-398)

اعلانات برائے دعائے مغفرت

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون نمبر یا سیل نمبر ضرور لکھیں۔

کی اور انہیں تعلیم کے زیور سے بھی آراستہ و پیراستہ کیا۔ مرحوم ایک اچھے شوہر، اچھے باپ، اچھے بھائی اور اچھے دوست تھے۔

یہاں پر ابتدا میں ٹرانٹو ایسٹ کے صدر جماعت تھے۔ ماشاء اللہ جماعت میں مختلف حیثیتوں میں کام کرنے کا موقع ملا۔ مرحوم کا خلافت کے ساتھ انہیں اخلاص اور صدق و وفا کا تعلق تھا۔

مرحوم نے پسمند گان میں الہیہ محترمہ راشدہ احمد زاہدہ صاحبہ، ایک بیٹا مکرم طارق احمد زاہد صاحب، دو بیٹیاں محترمہ قرۃ العین زاہد صاحبہ الہیہ مکرم منیب احمد گھسن صاحب ٹرانٹو، محترمہ ائیقہ زاہد صاحبہ الہیہ مکرم غفرن احمد صاحب آسٹریلیا، چار بھائی مکرم محمد ارشد قر صاحب کیلگری، مکرم محمد اکرم اختر صاحب یوکے، مکرم مبشر احمد اشرف صاحب مسس ساگا اور مکرم ڈاکٹر طاہر احمد محمود صاحب یوکے یاد گار چھوڑے ہیں۔ مرحوم ایک عرصہ تک گھر میں ہی علیل رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی جیون ساتھی، بہو محترمہ رسیحانہ غزالہ صاحبہ اور پچوں نے بڑے اخلاص، محبت اور صبر و استقامت کے ساتھ ان کی بے لوث خدمت کا حق ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے تمام خدمت گزاروں کو جزاۓ جزیل عطا فرمائے۔ آمین!

مکرم ریاض الدین احمد صاحب

15 نومبر 2023ء کو مکرم ریاض الدین احمد صاحب بریمپشن ویسٹ جماعت 63 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اَيَّا لِلَّهِ وَ اَيَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

17 نومبر 2023ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا

ٹرانٹو جماعت 76 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اَيَّا لِلَّهِ وَ اَيَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

14 نومبر 2023ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز عشاء کے بعد مکرم آصف احمد خاں مجید صاحب مرbi سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اگلے روز 15 نومبر بارہ بجے بریمپشن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم آصف عارف صاحب مرbi سلسلہ نے دعا کرائی۔

ان کی تجویز و تکفین میں جماعت کے دوستوں کے علاوہ آسٹریلیا سے بیٹی اور کیلگری سے بھائی شریک ہوئے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موبی تھے۔ آپ مکرم حافظ محمد عبداللہ صاحب مرحوم کے صاحبزادے تھے جنہیں بیچکی، نیکانہ شریف میں 35 سال بھیثت صدر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ مکرم ڈاکٹر صاحب کی والدہ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ، مکرم مولانا فرزند علی خاں صاحب کی کزن تھیں۔

مرحوم نہایت خالص احمدی تھے۔ نیک، صالح، صوم و صلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، منکسر المراج، ہمدرد و خیر خواہ، خلیق، مہمان نواز اور ملنسار تھے۔ آپ کو نصرت جہاں سکیم کے تحت یوگنڈا میں بطور مشنری ڈاکٹر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ لمبا عرصہ کانو، نایجریا میں بھی ایک سرکاری ہسپتال میں ڈاکٹر کی خدمات انجام دیتے رہے۔ مرحوم طبی خدمات اور حسن خلق کی وجہ سے اپنوں اور غیروں میں بہت مقبول تھے اور ملنے جلنے والوں کا حلقة احباب وسیع تھا۔ انہوں نے اپنے پچوں کی اعلیٰ تربیت

محترمہ ناصرہ شاہین صاحبہ

4 نومبر 2023ء کو محترمہ ناصرہ شاہین صاحبہ الہیہ مکرم محمد ناصر اللہ خاں صاحب بریمپشن ایسٹ جماعت 62 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اَيَّا لِلَّهِ وَ اَيَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

5 نومبر 2023ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز عشاء کے بعد مکرم آصف احمد خاں مجید صاحب مرbi سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور 7 نومبر بارہ بجے بریمپشن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم اسفندر سیمان صاحب مرbi سلسلہ نے دعا کرائی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ نیک، صالحہ، صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے والی تھیں اور حضور انور کے خطبات جمعہ اور دیگر خطبات بڑی توجہ سے سنتیں۔ غریب پرور، ہمدرد و خیر خواہ، خلیق اور ملنسار خاتون تھیں۔ پاکستان میں اعز اوار قارب کی ضرورتوں کا بہت خیال رکھتیں۔ مرحومہ کا غلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔

مرحومہ نے پسمند گان میں شوہر مکرم محمد ناصر اللہ خاں صاحب، دو بیٹے مکرم رضوان خاں صاحب مسس ساگا، مکرم ڈاکٹر عثمان خاں صاحب بریمپشن ویسٹ، دو بیٹیاں محترمہ ہبہ خاں صاحبہ اور محترمہ صبا خاں صاحبہ بریمپشن ایسٹ یاد گار چھوڑی ہیں۔

مکرم ڈاکٹر محمد امجد زاہد صاحب

12 نومبر 2023ء کو مکرم ڈاکٹر محمد امجد زاہد صاحب

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ تعییم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں تعلیم و تدریس سے وابستہ تھے۔ جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر پکے سٹور کے ناظم تھے۔ نہایت مخلص احمدی تھے۔ نیک، صالح، صوم و صلوٰۃ کے پابند، ملنسار، ہمدردو خیرخواہ اور طلباء میں مقبول تھے۔ مرحوم کا خلافت کے ساتھ وفا اور اخلاص کا گہرا تعلق تھا۔

مرحوم نے پسمندگان میں اہلیہ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ، تین بیٹے مکرمہ بشیر احمد صاحب وان، مکرم مظہر مجید صاحب بریمپشن ایسٹ، مکرم سلمان مجید صاحب لندن، دو بیٹیاں محترمہ وسیمہ سعید صاحبہ پاکستان، محترمہ امۃ الوجید صاحبہ وان اور تین بھائی مکرم حامد اقبال صاحب، مکرم ارشد اقبال صاحب یوکے، مکرم طارق امجد صاحب امریکہ، ایک ہمیشہ محترمہ قیصرہ جاوید صاحبہ امریکہ یاد گارچھوڑی ہیں۔

محترمہ شمینہ گل ملک صاحبہ

24 نومبر 2023ء کو محترمہ شمینہ گل ملک صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الصبور ملک صاحب ملٹن ویسٹ جماعت 76 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

27 نومبر 2023ء کو مسجد بیت الحمد مس ساگا میں نماز عشاء کے بعد آصف احمد خال مجاہد صاحب مرbi سلسلہ مس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ اور اگلے روز 28 نومبر کو بارہ بجے نیشول قبرستان میں تدفین ہوئی اور مرحومہ کے شوہر مکرم عبد الصبور ملک صاحب نے دعا کرائی۔

مرحومہ حضرت میاں تاج دین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی اور مکرم نجف فیروز احمد چنتالی صاحب مرحوم کی صاحبزادی تھیں۔ نہایت مخلص احمدی تھیں اور لجھتے اماء اللہ کینیڈا کے ابتدائی ممبروں میں سے تھیں۔ نیک، صالح،

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت مخلص احمدی تھے۔ نیک، صالح، صوم و صلوٰۃ کے پابند، نرم خو، ملنسار، ہمدردو خیرخواہ، غریب پرور تھے۔ ہمیشہ دوسروں کی مدد کر کے خوشی محسوس کرتے تھے۔ پاکستان میں ضرورت مندوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔ مرحوم کا خلافت کے ساتھ اخلاص کا تعلق تھا۔

مرحوم نے پسمندگان میں اہلیہ محترمہ عذر اپر وین کھوکھر صاحبہ، دو بیٹے مکرم راغب احمد کھوکھر صاحب، مکرم فارس احمد کھوکھر صاحب، ایک بیٹی محترمہ سحر مشعل کھوکھر صاحبہ اور والد محترم شمشاد حسین صاحب، والدہ محترمہ طاہرہ نسرین صاحبہ پاکستان، تین بھائی مکرم مظہر احمد کھوکھر صاحب و نذر، مکرم ظفر احمد کھوکھر صاحب، مکرم مظفر احمد علی صاحب پاکستان اور پانچ بھینیں محترمہ فائزہ کھوکھر صاحبہ پیس و لیچ، محترمہ نائلہ شمشاد صاحبہ ملائیشیا، محترمہ شمس النساء کھوکھر صاحبہ، محترمہ بدر النساء کھوکھر صاحبہ بریمپشن ویسٹ، محترمہ آمنہ کھوکھر صاحبہ پاکستان یاد گارچھوڑی ہیں۔

مکرم ماسٹر عبد الجید صاحب

21 نومبر 2023ء کو مکرم ماسٹر عبد الجید صاحب وان جماعت 85 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

24 نومبر 2023ء کو ایوان طاہر میں نماز جمعہ سے قبل چہرہ دکھایا گیا اور احباب جماعت نے اعزاز اقارب سے تعریت کی۔ مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی خدمات کا ذکر کیا اور نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ اس کے فوراً بعد تین بجے نیشول قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب نے ہمیشہ دعا کرائی۔ ان کی تجھیز و تکفین میں جماعت کے دوستوں کے علاوہ امریکہ اور یوکے سے ان کے اعزاز اقارب شریک ہوئے۔

میں نماز جمعہ کے بعد مرحوم کے صاحبزادے مکرم نجم الثاقب صاحب نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے بعد تین بجے بریمپشن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم عمر احمد خال صاحب مرbi سلسلہ نے دعا کرائی۔ ان کی تجھیز و تکفین میں جماعت کے دوستوں کے علاوہ جرمی اور امریکہ سے اعزاز اقارب شریک ہوئے۔

مرحوم نے پسمندگان میں اہلیہ محترمہ عذر اپر وین کھوکھر صاحبہ، دو بیٹے مکرم راغب احمد کھوکھر صاحب، مکرم فارس احمد کھوکھر صاحب، ایک بیٹی محترمہ سحر مشعل کھوکھر صاحبہ اور والد محترم شمشاد حسین صاحب، والدہ محترمہ طاہرہ نسرین صاحبہ پاکستان، تین بھائی مکرم مظہر احمد کھوکھر صاحب و نذر، مکرم ظفر احمد کھوکھر صاحب، مکرم مظفر احمد علی صاحب پاکستان اور پانچ بھینیں محترمہ فائزہ کھوکھر صاحبہ پیس و لیچ، محترمہ نائلہ شمشاد صاحبہ ملائیشیا، محترمہ شمس النساء کھوکھر صاحبہ، محترمہ بدر النساء کھوکھر صاحبہ بریمپشن ویسٹ، محترمہ آمنہ کھوکھر صاحبہ پاکستان یاد گارچھوڑی ہیں۔

مرحوم نے پسمندگان میں اہلیہ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ، دو بیٹے مکرم شہاب الدین صاحب جرمی، مکرم نجم الثاقب صاحب بریمپشن ویسٹ، دو بیٹیاں محترمہ نایاب سحر صاحبہ جرمی، محترمہ ماں نور صاحبہ بریمپشن ویسٹ، ایک بھائی مکرم نعیم احمد صاحب پاکستان، تین بھینیں محترمہ محمودہ منور صاحبہ ٹرانٹو، محترمہ حمیدہ اتیاز صاحبہ امریکہ اور محترمہ راضیہ بشیر صاحبہ پاکستان یاد گارچھوڑی ہیں۔

مکرم قمر احمد کھوکھر صاحب

18 نومبر 2023ء کو مکرم قمر احمد کھوکھر صاحب بریمپشن ویسٹ جماعت 53 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

23 نومبر 2023ء کو مسجد بیت الحمد مس ساگا میں نماز عشاء کے بعد مکرم آصف احمد خال مجاہد صاحب مرbi سلسلہ مس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اگلے روز 24 نومبر بارہ بجے بریمپشن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم عمر احمد خال صاحب مرbi سلسلہ نے دعا کرائی۔

سب کو جزائے جزیل عطا فرمائے۔ آمین!
دعا ہے اللہ تعالیٰ پسمند گان کو صبر جیل کی توفیق بخشنے
اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔
آمین!

ادارہ مذکورہ بالا مرحومین کے تمام پسمند گان سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مرحومین کے جملہ لواحقین اور عزیزوں کو صبر جیل بخشنے۔ اور ان کی نیکیوں اور خوبیوں کو جاری و ساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے ساتھ مغفرت اور بخشش کا سلوک فرمائے۔ آمین۔

ضروری اصلاحیں

- احمد یگزٹ کے نومبر کے شمارہ میں دعائے مغفرت کے اعلان میں محترمہ اقبال بیگم صاحبہ کے شوہر کا نام مکرم چودہری بشیر محمد صاحب صوفی مرحوم ہے۔ تدفین کے موقع پر ان کے چھوٹے بھائی مکرم ناصر احمد گھسن صاحب ڈر ہم نے دعا کرائی تھی۔
- اسی شمارہ میں دعائے مغفرت میں محترمہ طاعت ببشر صاحبہ کے چار بیٹوں اور ایک بھائی کا نام شامل ہونے سے رہ گیا تھا۔ چار بیٹے مکرم چودہری جاوید نواز کا ہلوں صاحب امریکہ، مکرم چودہری منیر نواز کا ہلوں صاحب مس ساگا، مکرم چودہری خالد مبشر کا ہلوں صاحب جرمی، مکرم چودہری حمید نواز کا ہلوں صاحب پاکستان اور ایک بھائی مکرم چودہری انیس محمود کا ہلوں صاحب وان ہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

کرتے تھے۔ آپ موصی تھے اور اپنے بندوں کا حساب کتاب بڑے التزام کے ساتھ رکھتے تھے۔

خلافت اور جماعت سے محبت آپ کی گھٹی میں رپی بی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی پوری خلافت کے دوران آپ کو پر ایجیویٹ سیکرٹری آفس میں کام کرنے کی توفیق ملی۔ آپ کو ایک لمبا عرصہ نائب ناظر بیت المال خرچ کے طور پر بھی خدمت کا موقع ملا۔ مجاہد فورس میں بطور کپتان ملکی اور جماعتی خدمت کا بھی موقع ملا۔ جنگ کے دنوں میں فرقان فورس میں بھی شامل رہے۔

آپ کی سادہ مزاجی، بے تکلفی اور اخلاص کی وجہ سے ہر ملنے والا بھی سمجھتا کہ قاسم خان صاحب اسی سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت کرے اور آپ کے درجات بلند کرے۔ آمین

آپ کے پسمند گان میں آپ کی الہیہ محترمہ رشیدہ قاسم صاحبہ بنت محترم قاضی محمد نذیر صاحب لاٹکپوری، تین بیٹے مکرم ڈاکٹر محمد عامر خان صاحب پاکستان، مکرم محمد خالد خان صاحب انگلینڈ، مکرم طارق احمد خان صاحب سیسکاؤن اور تین بیٹیاں مکرمہ عطیہ مقصود صاحبہ الہیہ مکرم مقصود احمد صاحب سیسکاؤن، مکرمہ شازیہ عزیز صاحبہ الہیہ مکرم عزیز احمد خان لوڈھی صاحب سیسکاؤن، اور مکرمہ نسیمہ راحت صاحبہ الہیہ مکرم خورشید احمد عسیر صاحب اسلام آباد پاکستان شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے سب بچے سعادت مند، خدمت گزار اور فرمائبردار ہیں۔ انہوں نے علالت کے دوران مرحوم کی غیر معمولی خدمت کی۔ خدا تعالیٰ ان

صوم و صلوٰۃ کی پابند، ملنسار، ہمدردو خیر خواہ تھیں۔ مرحومہ کا خلافت کے ساتھ اخلاق کا تعلق تھا۔

مرحومہ نے پسمند گان میں شوہر مکرم عبد الصبور ملک صاحب ایک بیٹا مکرم نبیل احمد ملک صاحب ملٹن ویسٹ، ایک بیٹی محترمہ اسماسونیا صاحبہ وان، ایک بھائی مکرم عقیل احمد چفتائی صاحب آسٹریلیا، دو بہنیں محترمہ عذر را مظفر صاحبہ یوکے اور محترمہ بشری چفتائی صاحبہ پاکستان یاد گار چھوڑی ہیں۔

مکرم محمد قاسم خان صاحب

6 نومبر 2023ء کو مکرم محمد قاسم خان صاحب سیسکاؤن جماعت 83 سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ إِنَّا لِلّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

مکرم محمد قاسم خان صاحب کی نماز جنازہ مورخ 14 نومبر 2023ء کو بعد نماز ظہر مسجد بیت الرحمت سیسکاؤن میں مکرم سعد حیات باجوہ صاحب مریبی سلسلہ نے پڑھائی اور اسی روز ہل کریست میموریل قبرستان سیسکاؤن میں تدفین کے بعد دعا بھی کروائی۔ تجھیز و تکفین میں کثیر تعداد میں عزیز و اقارب اور دوست احباب نے شرکت کی۔

پیارے حضور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 24 نومبر 2023ء کے خطبہ جمعہ میں میں آپ کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مرحوم، مکرم مولوی نذر احمد خان صاحب کے صاحبزادے اور مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لاکل پوری کے داماد تھے۔ آپ پنج وقتہ نماز کے پابند اور باقاعدگی سے فجر کے بعد بلند آواز میں تلاوت قرآن کریم کیا

دعا اور صحبتِ صادقین

دو چیزیں ہیں ایک تو دعا کرنی چاہئے۔ دوسرا طریق یہ ہے کُوئُوا مَعَ الصَّدِيقِينَ (الاتوب: 9:119) راستبازوں کی صحبت میں رہ کر کے تم کو پہنچ لگ جاوے کہ تمہارا خدا قادر ہے۔ بینا ہے۔ سنن والا ہے۔ دعائیں قبول کرتا ہے اور اپنی رحمت سے بندوں کو صدھا نعمتیں دیتا ہے۔ (ملفوظات۔ جلد 6، صفحہ 62، ایڈیشن 1984ء)